العزائم نشریاتی ادارہ پیش کر رہا ہے:

ندائے خراسان

شمارہ ۴

دینی، تاریخی، سیاسی اور ادبی مجلہ

۲۴ جمادی الاولی - ۱۴۴۶ ھ



حماس

خمینی کی روحانی اولاد

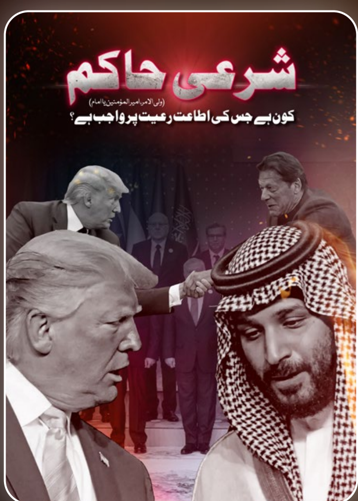
مؤسسة العزائم الإعلامية

مؤسسة العزائم
الإعلامية

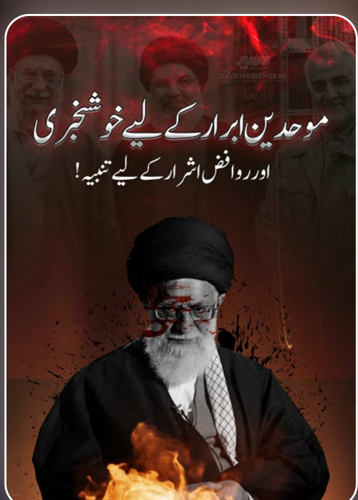
فہرست عنوانات

مجلہ ندائے خراسان چوتھا شمارہ جمادی الاولی 1446 ھ

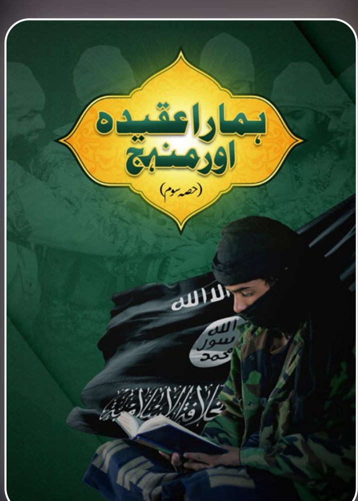













حماس
خمینی کی روحانی اولاد



بعض شرعی احکام کو باریک بینی سے دیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان احکامات کو باریک بینی سے نہ دیکھا جائے تو یہی شرعی احکامات اپنی اصل پر باقی نہیں رہتے یا اس میں تحریف کی جاتی ہے۔ ان ہی احکام میں سے جہاد اور شہادت بھی ہیں، کیونکہ ان کے متعلق شریعت نے ہمارے لئے واضح اور روشن احکام اور دلائل دیئے ہیں تاکہ ان پر عملدرآمد کے لئے ہمارا معیار وہی ہو جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

{وَقٰتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ}.

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو، ان کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورا کا پورا اللہ کے لیے ہو جائے۔

اگر اس آیت پر غور کریں تو واضح ہو جاتا ہے کہ جہاد کفار کے خلاف کیا جاتا ہے اور اس کا اولین مقصد کفر، شرک اور ارتداد کا خاتمہ ہے۔ دوسرا یہ کہ کفر کو ختم کرنے کے بعد شریعت کو نافذ کیا جائے گا۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کے جواب میں جب انہوں نے مجاہد کے بارے میں پوچھا تھا، فرمایا: (من قاتل لتكون كلمة الله هي العليا فهو في سبيل الله).

ترجمہ: «جو شخص اس لیے لڑا کہ اللہ کا کلمہ سب سے اونچا ہو، وہی اللہ کی راہ میں (لڑنے والا) ہے۔»

مذکورہ آیت اور حدیث ہمارے لئے ایک معیار ہے۔ جو بھی جہاد میں اس نیت سے شامل ہوجائے کہ اللہ کا دین قائم ہوجائے تو وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔ اس راہ میں وہ جس قسم کی موت بھی مارا جائے اور جہاں بھی مارا جائے وہ شہید کہلائے گا اور اس پر شہید کے احکام لاگو ہوں گے۔

اور اگر کوئی اس مقصد کے لئے نہ لڑے تو وہ مجاہد نہیں ہے۔ اسی لئے اس کو شہید کہنا بھی جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس پر شہید کے احکام جاری ہوں گے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی وطن کی آزادی اور جور و جبر سے نجات کے لئے لڑے، لیکن نہ کفر اور نہ ہی کفری قوانین کو ختم کرنے کی نیت ہو اور نہ شرعی احکام کی تنفیذ کی نیت ہو، تو یہ مجاہد نہیں ہے اگرچہ ساری دنیا اسے مجاہد کہے۔ جیسے کہ جہاد کے نام پر لڑنے والی وطن پرست تنظیمیں، دراصل قوم اور قبیلے کے لئے لڑتی ہیں۔

اسی طرح بہت سی تنظیمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور کفر اور کفار کو شکست دینے اور ان سے آزادی کی دعویدار ہیں۔ لیکن جب بات اللہ تعالیٰ کے دین کے نفاذ کی آجائے تو پھر سارا دین اللہ تعالیٰ کا نافذ نہیں ہوتا، بلکہ وضعی قوانین کو نافذ کرتی ہیں یا غیر شرعی قوانین بناتی ہیں، یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اقوام متحدہ کو بھی شریک مانتی ہیں، تو ان تنظیموں کے لوگ نہ تو مجاہدین ہیں اور نہ ہی ان کے مارے گئے لوگ شہید کہلاتے

ہیں، خواہ وہ خود کو جس طرح کے القاب سے نوازیں۔

ان تمام شرائط سے پہلے جو سب سے اہم شرط یہ ہے کہ ہر مجاہد کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایمان والا ہو اور اللہ کی وحدانیت پر عقیدہ رکھنے والا ہو۔ اگر کسی کا عقیدہ شرک سے بھرا ہوا ہو یا ایمان کے نواقض کا مرتکب ہو جیسے کہ کفار کے ساتھ موالات میں مبتلا ہو، تو ایسے شخص کا نہ صرف جہاد بلکہ تمام اعمال مردود ہیں۔ اس لئے کہ سارے نیک اعمال کے لئے توحید کا عقیدہ سب سے پہلی شرط ہے۔

ان چند تمہیدی باتوں کا تذکرہ اس لئے کیا گیا کہ بعض مسلح تنظیمیں اور جہادی گروپس جہاد، استشہاد، قربانی اور فدا کاریوں کے دعوے کرتے ہیں لیکن حقیقت میں ان لوگوں کا جہاد اور جنگ دراصل جاہلیت و عصبیت پر مبنی اور اپنی قوم کے مفاد کے لئے ہوتا ہے اور کوئی شرعی پہلو نہیں رکھتا۔

ان ہی تنظیموں میں سے ایک نام، وطن پرست اور رافضی کٹھ پتلی تنظیم «حماس» کا ہے جو ظاہر میں یہودیوں کے ساتھ جنگ اور اقصیٰ کی آزادی کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن حقیقت میں یہی لوگ اقصیٰ کے قضیے کے سب سے بڑے تجار اور سوداگر ہیں اور ان سے خطرہ یہودیوں کی بہ نسبت کم نہیں ہے ۔ اس تنظیم کی پشت پناہی اور ساری کے ساری امداد ایران کی رافضی حکومت کرتی ہیں۔

اس مقالے میں حماس کی وطن پرستی اور اِس کے اُن نواقض کے متعلق مدلل بحث کی جائے گی، جن کے مرتکب حماس سے منسلک افراد ہوئے ہیں اور اس وجہ سے ایمان کے دائرے سے خارج ہوچکے ہیں۔

حماس کی تحریک ڈیموکریسی یعنی جمہوریت پر ایمان رکھتی ہے اور شریعت کی جگہ جمہوریت کو اپنا منہج اور اصل بنایا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَٰمِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي ٱلْأَخِرَةِ مِنَ الْخَٰسِرِينَ.[آل عمران:۸۵]

ترجمہ: اس اسلام کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے ' اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام ونامراد رہے گا۔

حماس کے بانی احمد یاسین سے کسی نے پوچھا: «فلسطین کے عوام جمہوری حکومت چاہتے ہیں، آپ اس کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟»، اس نے جواب میں کہا: «میں بھی ڈیموکریسی پر قائم جمہوری حکومت چاہتا ہوں جس میں کئی پارٹیاں شریک ہو»۔

پھر صحافی نے پوچھا: «اگر انتخابات میں کمیونسٹ پارٹی کامیابی حاصل کرے تو آپ کا رد عمل کیا ہوگا؟»، تو اس نے جواب دیا: «اگر کمیونسٹ پارٹی کامیابی حاصل کرے تو پھر بھی میں فلسطینی عوام کے میلان کی قدر کروں گا»۔

اس سے پوچھا گیا: «اگر ووٹنگ سسٹم سے معلوم ہوا کہ فلسطینی عوام جمہوریت چاہتے ہیں جس میں کئی پارٹیاں شامل ہو اس وقت آپ کا رد عمل کیا ہوگا؟»۔

احمد یاسین نے غصے میں جواب دیا: «اللہ کی قسم ہم عوام ہیں اور عوامی حقوق کے پاسدار ہیں اگر فلسطین کے عوام اسلامی حکومت کو رد کردیں، میں پھر بھی ان کی رائے کا احترام کروں گا اور ان کے میلان اور ارادے کی قدر کروں گا»۔

دیکھئے: [أحمد ياسين / الظاهرة المعجزة وأسطورة التحدي، ط دار الفرقان ص ۶۱۱ - ۷۱۱]۔

فلسطین کے پارلیمانی سربراہ اور حماس کے ایک بڑے کمانڈر عزیز الدویک نے رویٹرز کو ایک انٹرویو جو کہ ۲۳/۰۲/۲۰۰۶ کو ہوا تھا؛ میں کہا کہ: «حماس فلسطینی عوام کو مجبور نہیں کرے گی کہ وہ روزمرہ زندگی میں اسلامی شریعت کی پابندی کریں، سینما اور ہوٹلوں کو بند نہیں کیا جائے گا اور نہ حماس میں کوئی ایسا ہے جو زبردستی شریعت کے نفاذ کی نیت رکھتا ہو»۔

اسی طرح العربیہ ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا جب صحافی نے پوچھا کہ اگر اسرائیل فلسطین کو تسلیم کرے تو کیا آپ بھی اسرائیل کو تسلیم کرلیں گے؟ تو اس نے جواب دیا: «بڑا

اچھا سوال کیا ہے آپ نے، ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ ہمارے درمیان سرحد متعین ہو اور جب سرحد مقرر ہوجائے تو ہم مغرب سے زیادہ جمہوریت کے خواہشمند ہیں، پھر ہم فلسطینی عوام کے سامنے یہ بات رکھیں گے۔ اگر انہوں نے تسلیم کیا تو ہم سب سے بڑے جمہوریت پسند ہیں، ان کی بات مانیں گے اور اگر رد کیا تو یہ زمین فلسطینیوں کی ہے اور وہ اس کے حقدار ہیں»۔

مرتد عزیز الدویک نے ایک دوسرے صحافی کے سوال کے جواب میں یوں کہا:

صحافی: «کیا اس عجیب کشمکش کا حل ممکن ہے کہ کوئی ایسا حل تلاش کیا جائے جس پر سب فلسطینی متفق ہو؟»

عزیز الدویک: «اس بارے میں ہم جمہوریت پر بات کرتے ہیں۔ اس میں ہمیشہ ووٹنگ سسٹم اور اکثریت کی بات ہوتی ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ انتخابات اور ووٹنگ سسٹم کے صندوق ہمیں ہمیشہ اکثریت کی رائے دیتے ہیں اور سب کو چاہیۓ کہ اکثریت کی رائے کو لازم پکڑیں»۔

حماس والے پکے اخوانی ہیں اور جمہوریت کے حوالے سے یہ سب اخوانیوں کی رائے ہے، جیسے کہ ڈاکٹر قرضاوی ایک ویڈیو کلپ میں کہتا ہے: «ہم نے جمہوریت کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے اور اس پر یقین رکھتے ہیں اور جمہوریت کے لئے لڑتے ہیں اور ہم جمہوریت پر قائم ملک چاہتے ہیں»۔

حماس کا سابق سربراہ اسماعیل ہنیہ ایک پروگرام میں، جو بدھ کی شام ۷:۴۵ ربیع الاخر ۳ / ۱۴۲۶ بمطابق ۱۰/۵/۲۰۰۵ کو نشر ہوا تھا؛ کہتا ہے: «حماس عوام کی رائے کا احترام کرتی ہے، عوام جس کا انتخاب کرے، حماس اس کو تسلیم کرے گی، رائے دہی کے صندوقوں میں جس کے حق میں فیصلہ ہو گا، ہم مانیں گے، اس لئے کہ رائے دہی اور جمہوریت ہی واحد سیدھا راستہ ہے»۔

آج تک حماس اور اس کے کمانڈروں کا یہی موقف اور عقیدہ ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور نہ ہی آج تک ان


خالد مشعل: حماس الابن الروحي للامام الخميني (رض)

رمز الخبر: 2603636 - الأربعاء ٢٢ محرم ١٤٢٧ - ١٢:١٢

السياسة

اعتبر رئيس المكتب السياسي لحركه المقاومه الاسلاميه الفلسطينيه " حماس " الابن الروحي للامام الخميني (رض) وذلك لدي لقائه السيد حسن الخميني حفيد الامام الراحل.

وافادت وكاله مهر للانباء ان " خالد مشعل " رئيس المكتب السياسي لحركه المقاومه الاسلاميه الفلسطينيه " حماس " اكد في هذا اللقاء الذي تم اليوم الاربعاء بعد وضعه اكليلا من الزهور علي المرقد الطاهر للامام

کے کسی ذمہ دار نے اپنے اس عقیدے سے رجوع کیا ہے۔ تنظیم حماس عالمی اور منطقوی طواغیت سے اپنے فیصلے کرواتے ہیں، جو کھلے عام اللہ تعالیٰ کی شریعت کے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ ءَامَنُوا بِمَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَن يَتَحَاكَمُوٓا إِلَى الطَّٰغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوٓا أَن يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَٰنُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلَٰلًا بَعِيدًا} [سُورَةُ النِّسَاء : ٦٠]

ترجمہ: اے نبی! تم نے نہیں دیکھا اُن لوگوں کو جو دعویٰ تو کرتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں اُس کتاب پر جو تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور ان کتابوں پر جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھیں، مگر چاہتے یہ ہیں کہ اپنے معاملات کا فیصلہ کرانے کے لئے طاغوت کی طرف رُجوع کریں، حالانکہ انہیں طاغوت سے کفر کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ شیطان انہیں بھٹکا کر راہِ راست سے بہت دُور لے جانا چاہتا ہے۔

اسماعیل ہنیہ ایک ویڈیو کلپ میں کہتا ہے: «حکومت فلسطینی عوام کی ملکی ترقی کے لئے حمایت کرتی ہے، ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہے اور ان کی ترقی کے لئے کوشش کرتی ہے، اور ان ملکی اور قومی اہداف کو حاصل کرنے کی کوشش کرے گی جن پر قومی اسمبلی ، بنیادی قوانین ، وفاقی حکومت اور عربی

قاسم سليماني "شهيد القدس"



رئيس المكتب السياسي لحركة المقاومة الإسلامية (حماس) إسماعيل هنية (رويترز)

شارك رئيس المكتب السياسي لحركة المقاومة الإسلامية (حماس) إسماعيل هنية ونائبه صالح العاروري في تشييع جثمان قائد فيلق القدس في الحرس الثوري الإيراني قاسم سليماني في طهران.

وفي كلمة خلال التشييع، قال هنية إن مقتل سليماني "جريمة نكراء"، ووعد باستمرار المقاومة رغم اغتيال قادتها في فلسطين وخارجها.

روایتی قوانین میں توافق کیا گیا ہے۔ اسی لئے حکومت عالمی قوانین اور روایات کا اور ان روایات کا احترام کرتی ہے جو فلسطین کی آزادی کی تنظیموں نے قائم کی ہیں»۔

حماس کا ایک اور سابق سربراہ خالد مشعل، یحییٰ سنوار، اسماعیل ہنیہ اور دوسرے بڑے کمانڈروں کی موجودگی میں عوام کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے: «اس قانون پر ہم سب کا اجماع ہے۔ یہ وہ سب کچھ ہے جسے ہم اپنے بنیادوں اور فلسطینی عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم نے اس قانون کے بنانے میں ماہر قانون دانوں سے مدد لی ہے، جس طرح زبان کی لحاظ سے اس کی تصحیح کی ہے، اسی طرح قانون کے ساتھ بھی اس کا موازنہ کیا ہے، اور یہ کہ حکمت مومن کی فراست ہے، تو ہم نے اس میں عالمی قوانین اور موجودہ حالات اور انسانیت کی ترجمانی کی ہے اور یہ کہ قانون آسان ہو اس میں مشکلات نہ ہو، یہ بھی عقلمندی ہے۔ پھر کہتا ہے: «ہم دوسروں کے ساتھ شراکت داری پر یقین رکھتے ہیں اور اس کو مانتے ہیں، ہم دوسروں کی رائے کے احترام کے قائل ہیں اور ہم سال ۲۰۰۶ کے الیکشن کی طرح ہر قسم کے الیکشن کے لئے تیار ہیں۔ اگر وفاقی الیکشن ہو یا صوبائی پارٹیوں کے الیکشن ہو یا پارلیمانی الیکشن یا پھر فلسطین کے وزیر اعظم کا انتخاب ہو۔۔۔ ہم الیکشن کو مانتے ہیں خواہ نتیجہ جیسا بھی ہو»۔

حماس تحریک شرکیہ پارلیمانی نظام میں شرکت کرتی ہے، جس میں کفری قوانین بنائے جاتے ہیں اور شرعی قوانین میں ترمیم کی جاتی ہے اور یہ کفر صریح ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ}۔[النحل: ۶۱۱ - ۷۱۱]

ترجمہ: اور یہ جو تمہاری زبانیں جھوٹے احکام لگایا کرتی ہیں کہ یہ چیز حلال ہے اور وہ حرام، تو اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ نہ باندھا کرو۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹے افترا باندھتے ہیں وہ ہرگز فلاح نہیں پایا کرتے۔ دنیا کا عیش چند روزہ ہے آخر میں اس کے لیے دردناک عذاب ہے۔

خالد مشعل کہتا ہے: «ملک الگ نہیں ہو سکتا، ہم دو الگ حکومتیں نہیں مانتے اور نہ ہم اسلامی امارت چاہتے ہیں جیسا کہ ہم پر تہمت لگی ہے۔ یہ سب افواہیں ہیں»۔

طواغیت اور مرتدین کے ساتھ موالات اور ان کے ساتھ محبت اور امداد کرنا جیسا کہ ایران، قطر، ترکی، اور دیگر طواغیت کے ساتھ ان کے معاملات ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {بَشِّرِ الْمُنَافِقِينَ بِأَنَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا}. [النساء: ۸۳۱ - ۹۳۱]

ترجمہ: اور جو منافق اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق



بناتے ہیں انہیں یہ بشارت سنا دو کہ اُن کے لئے دردناک سزا تیار ہے۔ کیا یہ عزت کی طلب کے لئے ان کے پاس جاتے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لئے ہے۔

حماس کا عمومی سربراہ یحییٰ السنوار ایک ویڈیو کلپ میں کہتا ہے: « قاسم سلیمانی نے القسام کے ساتھ رابطہ کیا اور اطمینان دلایا کہ ایران کی حکومت، سپاہ پاسداران، اور فیلق القدس ہر قیمت پر ہمارے عوام کا ساتھ دیں گے تاکہ القدس کا دفاع کریں»۔

ولایتِ سیناء اور بعض دیگر جگہوں میں موحدین کے خلاف جنگ میں طواغیت کی امداد اور موحدین کے خلاف لشکر کشی کرنا۔

قال الإمام محمد بن عبدالوهاب رحمه الله: الناقض الثامن: «مظاهرة المشركين ومعاونتهم على المسلمين، والدليل قوله تعالى: ﴿وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾ **[المائدة: ١٥]].**

ترجمہ: امام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آٹھواں ناقض: مسلمانوں کے خلاف مشرکین کی مدد اور حمایت کرنا۔ دلیل اس پر قرآن کریم کی یہ آیت ہے: اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا دوست بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی (کافروں) میں سے ہوتا ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی

Israel, Hamas and Egypt form unlikely alliance against Islamic State affiliate



رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔

حماس نے ولایت سیناء میں مجاہدین کے خلاف مصر کے طاغوتی حکومت کے لئے جاسوسیاں کی ہیں، یہاں تک کہ ولایت سیناء میں عملی طور پر مصر اور یہودیوں کا ساتھ دیا اور مجاہدین کے خلاف جنگ لڑی۔ اسی طرح حماس کے خط اول کے ساتھی «سرایا القدس» نے شام میں بشار الاسد کی کفری حکومت کا ساتھ دیا اور مجاہدین کے خلاف جنگ میں شریک ہوئے، جو اب بھی شام کے صحرا میں مجاہدین کے خلاف جنگ میں ملوث ہیں، حماس بھی شام کی حکومت (بشار الاسد) کی مددگار ہے

حماس کے شرکیہ اقدامات نے قرآن و سنت کے بہت سے احکام کو معطل کردیا ہے بلکہ جو مجاہدین ان احکامات کو نافذ کرتے ہیں، مثلاً کفار کے ساتھ جنگ کرتے ہیں اور ان پر جزیہ لازم کرتے ہیں؛ ان کو کچھ برا کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {وَمَا يَجْحَدُ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَّا الْكَٰفِرُونَ}. **[سُورَةُ العَنكبوت**



[٧٤ :

ترجمہ : اور ہماری آیتوں کا انکار صرف کافر کرتے ہیں۔

مرتد عزیز الدویک کہتا ہے: «یہ میرا اور سب کا مسئلہ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اپنا مسئلہ انتخابات کے ذریعے حل کریں، پھر جو بھی نتیجہ ہو ہمیں چاہئے کہ فراخدلی اور صدق کے ساتھ اس کو تسلیم کریں، جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: {فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم} یعنی اگر اختلاف پیدا ہو تو چاہئے کہ آپ سے فیصلہ کروائیں، مگر اس سے اہم بات آیت کے اگلے حصے میں ہے جس میں فرمایا: {ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما} تو ہم بھی اپنے مسائل کو انتخابات کے ذریعے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر جو بھی نتیجہ ہو ہم اس پر راضی اور خوش ہیں»۔

عزیز الدویک نے اس قرآنی آیت سے بالکل غلط استدلال کیا ہے، جبکہ اس آیت کی اصل معنی یہ ہے کہ «تو (اے رسول مکرم) آپ کے رب کی قسم ! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ (ہر) باہمی جھگڑے میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر آپ کے کیے ہوئے فیصلے کے خلاف اپنے دلوں میں تنگی بھی نہ پائیں اور اس کو خوشی سے مان لیں»۔

یعنی ہر فیصلہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ شریعت کے مطابق ہونا چاہئے۔

روافض کو مسلمان سمجھتے ہیں، ان کے دین کو درست قرار دیتے ہیں، اور خود کو ان کے قریب کرتے ہیں، ایسا عقیدہ رکھنا کفر ہے کیوں کہ یہ ناقض ثالث ہے جیسا کہ امام محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں: قال الإمام محمد بن عبد الوهاب رحمه الله: الناقض الثالث: [من لم يُكفّر المشركين أو شك في ١كفرهم أو صحح مذهبهم كفر].

ترجمہ: تیسرا ناقض: «جو شخص مشرک کو کافر نہ کہے، یا اس کے کفر میں شک کرے، یا اس کے مذہب کو درست کہے، ایسا شخص کافر ہے»۔

جریدہ «الشرق القطریہ» کا جو شمارہ ۱/۵/۱۹۹۸ کو جمعہ کے دن نشر ہوا تھا، میں لکھا ہے: «احمد یاسین جو حماس کا روحانی پیشوا ہے، پرسوں اسلامی انقلاب کے بانی آیت اللہ الخمینی کے قبر کی زیارت کرنے گئے تھے اور وہاں قسم کھائی کہ وہ خمینی کا راستہ اپنائیں گے اور ایران کے انباء نیوز ایجنسی، احمد یاسین سے نقل کرتے ہیں: «حماس اس کے لئے تیار ہے کہ امام خمینی کا راستہ اپنائے جس نے ۱۹۷۹ میں انقلاب کی رہنمائی کی اور ایران میں اسلامی جمہوریت کی بنیاد رکھی»۔

حماس کے سیاسی ونگ کے سابق سربراہ خالد مشعل ۲۳/۱/۱۴۲۷ بمطابق ۲۲/۲/۲۰۰۶ کو خمینی کے مزار

کی زیارت کے لئے ایران گئے اور وہاں پر خمینی کے پوتے حسن الخمینی کے ساتھ ملاقات کی اور ایران کے انبا نیوز کے بقول خالد مشعل نے خمینی کی قبر پر پھول چڑھائے اور کہا: «حماس، امام خمینی کی روحانی اولاد ہیں»۔

یہ وہی خمینی ہے جس نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے: «کہ فاطمہ ایک الٰہی اور جبروتی مخلوق ہے جو عورت کی شکل میں ظاہر ہوئی ہے»۔ اسی طرح دوسری جگہ لکھتا ہے: «اگر فاطمہ نبی ﷺ سے پہلے ظاہر ہوتی تو پیغمبر ہوتی»۔ اسی طرح تیسری جگہ لکھتا ہے: «نبی ﷺ اپنی دعوت میں کامیاب نہیں تھے» ۔اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے: «قرآن میں تحریف ہوئی ہے»۔ ایک اور جگہ لکھتاہے: «اماموں کے مرتبے کو نہ مقرب فرشتے پہنچ سکتے ہیں اور نہ انبیاء اور پیغمبر»۔ اسی طرح ایک اور جگہ لکھتا ہے: «رسول ﷺ رسالت کے پہنچانے میں ناکام تھے»۔ ایک اور جگہ لکھتا ہے: «ہم اس اللہ کی بندگی نہیں کرتے جس نے زمین و آسمان بنائے پھر ان کو اپنے ہی ہاتھوں سے مٹائے گا»۔ اور دوسری جگہ لکھتا ہے: «نبی ﷺ کے صحابہ کفار اور ملعون ہیں»۔ نعوذ باللہ من ذلک۔حماس کے قائدین خود کو ایسے ملعون کی روحانی اولاد سمجھتے ہیں۔

حماس کا ترجمان ابو عبیدہ ایک ویڈیو کلپ میں کہتا ہے: «تمام لوگوں، حکومتوں اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس میں سب سے پہلے اسلامی جمہوریہ ایران ہے، وہ ملک جس نے ہمیں مال، اسلحہ اور دیگر اشیاء دینے میں بخل نہیں کیا۔ اسماعیل ھنیہ کہتے ہیں: «میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنھوں نے مزاحمت کو اپنا سامان اور اسلحہ دیا، خاص طور پر اسلامی جمہوریہ ایران کا»۔

خالد مشعل نے ایرانی وفد کے استقبال کے بارے میں کہا: «حماس آپ سے مل کر خوش ہے، حماس ایران سے مل کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں، وہ ایران جو اسلام، مزاحمت اور



فلسطینیوں کی حمایت پر مشتمل ہے»۔

دیگر سینکڑوں ایسی باتیں موجود ہیں جن میں وہ ایران کے رافضی حکومت اور روافض کو مسلمان کہتے ہیں اور ان کی دوستی پر فخر کرتے ہیں۔

حماس کے حامیوں کو شرم آنی چاہیے کہ وہ امت کے کٹر دشمنوں کے ساتھ کیسے اور کن نظریوں سے دوستی کرتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں، جبکہ روافض اہل سنت کے بارے میں ایسی رائے اور عقیدہ رکھتے ہیں: «مشہور رافضی مبلغ نعمت اللہ الجزائری کہتے ہیں: «ہم اہل سنت کے ساتھ نہ نبی میں جمع ہوتے ہیں نہ الہ اور معبود میں، نہ امام میں، نہ پیغمبر میں۔۔ کیونکہ اہل سنت کا رب وہ ہے جس میں محمد نبی ہیں اور محمد کے بعد ابو بکر و عمر خلیفہ ہیں، اور ہم ایسے رب اور نبی کو نہیں مانتے ،بلکہ ہم کہتے ہیں کہ: «وہ رب جس کے نبی کا خلیفہ ابو بکر ہو وہ ہمارا رب نہیں اور نہ یہ نبی ہمارا نبی ہے»۔ [الانوار الجزائریہ ۲/۲۷۸]

حماس اپنے منشور میں دعویٰ کرتی ہے کہ حماس ایک اسلامی تحریک ہے، لیکن پھر حماس کے سینئر رہنما جیسے خالد مشعل، موسیٰ ابو مرزوق، اسماعیل ہنیہ، عزت الرشق، محمود الزہار، خلیل الحیہ، ابو زہری اور فوزی برہوم سبھی ایک آواز ہوکر



کہتے ہیں: «حماس حركة تحرير وطني»، یعنی حماس ملک کی آزادی کے لئے ایک محب وطن تحریک ہے۔

حماس کے وطنی شرک کے جادوگر اپنے جہاد کو ۱۹۳۶ میں شام سے آنے والے عزالدین القسام کے ساتھ جوڑتے ہیں، جنھوں نے سائیکس بیکو کی سرحدوں کو پامال کرتے ہوئے فلسطین اور خطے میں جہاد شروع کیا ۔

حماس کی جنگ وطن کی جنگ ہے۔ اس جنگ کا عقیدے اور شریعت کے ساتھ کوئی سروکار نہیں، یہ فقط ایک تعصبی جنگ ہے اور اس قسم کی جنگوں میں مرنا جاہلیت کی موت ہے۔

حماس کی قائدین کی باتیں ملاحظہ فرمائیں:

احمد یاسین سے ایک صحافی نے یہودیوں کے ساتھ جنگ کے بارے میں پوچھا، تو اس نے کہا: «ہم صرف اپنا حق مانگتے ہیں اپنے حق کے علاوہ اضافی کچھ نہیں مانگتے، ہم یہودیوں کے ساتھ اس وجہ سے نہیں لڑتے کہ وہ یہودی ہیں اور نہ اس وجہ سے انہیں برا کہتے ہیں کہ وہ یہودی ہیں، اس لئے کہ یہودیوں کا اپنا دین ہے جس طرح ہمارا دین ہے۔ آپ لوگ ملاحظہ فرمائیں کہ اگر میرا سگا بھائی جو میرے ساتھ ماں اور باپ میں شریک ہو، مجھ سے میرا گھر چھینے، مجھے وہاں سے نکالے تو میں اس کے ساتھ بھی لڑوں گا، میں اپنے بھائی اور چچا زاد کے ساتھ لڑوں گا جو مجھے میرے گھر سے نکالے۔ اسی طرح یہود نے بھی ہم سے گھر اور زمین چھینا ہے اور ہمیں نکالنا چاہتے ہیں، اس لئے ہم ان کے ساتھ لڑتے ہیں، ورنہ ہم امریکا، برطانیہ اور کسی سے بھی لڑنا نہیں چاہتے، ہم سب کے ساتھ امن کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں جس طرح سب کی بھلائی چاہتے ہیں اسی طرح یہودیوں کی بھی بھلائی چاہتے ہیں»۔

القسام کا سابقہ سربراہ صلاح شحادہ فلسطین کے رسالے الجیل للصحافہ میں، جو ۲۰۰۲/۵/۲۹ کو شائع ہوا تھا کہتا ہے:

«ہم اپنے جہادی اصولوں کے مطابق کام کرتے ہیں، ہمارا



شعار یہ ہے کہ ہم یہودیوں کے ساتھ نہ تو ان کی یہودیت کی وجہ سے جنگ کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے عقیدے کی بنیاد پر لڑتے ہیں، بلکہ اس وجہ سے لڑتے ہیں کہ وہ حملہ آور ہیں اور انہوں نے ہماری زمین غصب کی ہے»۔

خالد مشعل سے ۰۶/۰۷/۲۰۱۰ کو ایک سوال مرکز الزیتونہ للدراسات والاستشارات والوں نے پوچھا تھا: «اس سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو یہودیوں سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، لیکن یہ صرف ایک سیاسی مسئلہ ہے، ہے نا؟»۔

خالد مشعل نے جواب دیا: «ہم تمام مذاہب کا احترام کرتے ہیں، ہم اسرائیل کے ساتھ اس لئے نہیں لڑتے کہ وہ یہودی ریاست ہے، بلکہ اس لئے لڑتے ہیں کہ انہوں نے ہماری سرزمین پر حملہ کیا ہے۔ ہمیں عیسائیوں اور یہودیوں سے کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہمارا مسئلہ ان لوگوں سے ہے جو ہماری سرزمین پر قابض ہیں، ہمارا مسئلہ قبضہ ہے، مذہب نہیں۔ ہم کوئی مذہبی جنگ نہیں لڑتے اور نہ ہم یہودیوں یا عیسائیوں کے خلاف ہیں اور نہ ہی ان کے خلاف کوئی لٹریچر شائع کرتے ہیں۔ ہم صرف ان کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں جنہوں نے ہماری سرزمین پر حملہ کیا ہے، اور ہم پر حملہ کرتے ہیں۔ میرا مقصد یہ ہے کہ یہ سرزمین خاص طور پر فلسطین انبیاء اور مذاہب کی ملکیت ہے اور ہم سالوں سے سب کے ساتھ رواداری کے ساتھ رہ رہے ہیں اور یہی حماس کا مؤقف ہے»۔

اسی طرح حماس کے قیام کی ۲۵ ویں سالگرہ کے موقع پر انہوں نے ہزاروں لوگوں کے سامنے کہا: «ہم یہودیوں سے اس لئے نہیں لڑتے کہ وہ یہودی ہیں، ہم صرف غاصب صہیونیوں سے لڑیں گے، اور ہم ہر اس شخص سے لڑیں گے جو ہم پر حملہ کرے یا حملہ کرنے کی کوشش کرے۔ ہم ان سے لڑتے ہیں جو ہم سے لڑتے ہیں، ہم پر حملہ کرتے ہیں، ہمیں ہمارے گھروں میں محصور کرتے ہیں، اور ہماری پناہ گاہوں پر حملہ کرتے ہیں»۔

حماس کے جرائم صرف یہاں تک محدود نہیں، بلکہ اگر ہم ان کے بارے میں تفصیل سے لکھیں تو یہ کئی کتابوں تک پہنچ سکتی ہے، لیکن حماس کے چند بڑے بڑے جرائم کو نمونے کے طور پر آپ کے سامنے رکھا گیا ہے اور پھر ان جرائم کے بارے میں حماس کی قائدین کے بیانات کا حوالہ بھی دے دیا گیا ہے تاکہ قارئین یہ نہ سمجھیں کہ مقالے میں حماس کے بارے میں کوئی تہمت یا بہتان باندھا گیا ہے۔ حماس کے بارے میں وطن پرست طالبان یا القاعدہ کے حامی لوگ یا جہاد کے نام سے منسوب دیگر جہادی تنظیمیں تائیدی نظریہ رکھتے ہیں اور ان کے کفر و شرک پر اس لئے آنکھیں بند کرتے ہیں کیونکہ دولت اسلامیہ کے مجاہدین نے حماس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اور یہ لوگ اس لئے ان نواقض پر آنکھیں



بند کرتے ہیں تاکہ دولت اسلامیہ کی بدنامی ہوجائے۔ ان کو چاہیئے کہ حماس کی ان مذمتوں کے بارے میں بھی فکر کریں۔

حماس نے امریکی پنٹاگون اور اقتصادی مرکز پر ۹/۱۱ کے حملوں کی مذمت کی ہے اور خالد مشعل سے اس بارے میں سوال کیا گیا: «امریکہ میں ۹/۱۱ کے حملوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ کیا آپ اس کی مذمت کرتے ہیں؟»۔ تو اس نے کہا: «ہاں بالکل ہم عام لوگوں کو مارنے کے حق میں نہیں ہیں۔ ان عمارتوں میں مرنے والے شریف لوگ تھے، اور ہم تاکید سے کہتے ہیں کہ ہم امریکہ کے اندر امریکیوں کے مارنے کی مذمت کرتے ہیں اور اس کو رد کرتے ہیں»۔ [المستقبل العربی ۷/۶/۲۰۱۰]

فرانسیسی اخبار چارلی ایبڈو میں جب نبی کریم ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع ہوئے تو امت کے تین ابطال جن میں دو کواشی برادران اور تیسرے کوبالی تھے، نے اس اخبار کے دفتر پر حملہ کیا جس میں وہی ۱۲ افراد مارے گئے جو توہین رسالت کے مرتکب تھے۔ اس حملے کو پوری دنیا کے غیور مسلمانوں کی طرف سے سراہا گیا، لیکن حماس نے اس حملے کی سخت مذمت کی اور فرانسیسی پریس کی رپورٹر سے حماس نے ایک بیان میں کہا: «فرانس میں چارلی ایبڈو کے دفتر پر حملے کی ہم مذمت کرتے ہیں۔ کسی کے ساتھ رائے اور فکر کا اختلاف یہ معنی نہیں رکھتا کہ بے گناہ لوگوں کو مارا جائے»۔ [الجزیرہ ٹی وی ۱۱/۱۰/۲۰۱۵].

جب زرقاوی رحمہ اللہ شہید ہوئے تو میڈیا پر کچھ خبریں شائع ہوئیں کہ حماس نے اس موقع پر ہمدردی کے پیغامات جاری کئے ہیں، لیکن حماس نے جلدی سے اعلامیہ جاری کیا اور ان رپورٹوں کو رد کیا اور کہا: «ہم نے زرقاوی کی موت پر کوئی تسلی اور ہمدردی کے پیغام جاری نہیں کئے۔ سب کو درست معلومات کرنی چاہئے اور خبروں کو ترجیح نہیں دینا چاہئے»۔ [مکتب الاعلامی پیر ۱۶ جمادی الاولی ۱۴۲۷ھ]

جب اسامہ رحمہ اللہ شہید ہوئے تو اسماعیل ھنیہ نے اس وقت کہا: «امریکہ نے ایک عرب آدمی کو مارا جو ایک منصفانہ قضیے کا دفاع کر رہا تھا»۔ اس وقت حماس کے سیاسی دفتر سے ابو مرزوق نے جلدی سے ایک اعلامیہ جاری کیا اور کہا: «اسماعیل ھنیہ کا بیان اس کا ذاتی مؤقف ہے، یہ حماس کا مؤقف نہیں ہے»۔

حماس کے اور بھی بہت سے تناقض ہیں جن کا احاطہ اس چھوٹے سے مضمون میں ممکن نہیں، ان کے بارے میں صرف اتنا جاننا کافی ہے کہ فلسطین کے مسئلے پر مظلوم فلسطینیوں کے جسم، خون، ہڈیوں اور غزہ کے کھنڈرات پر اتنی خیانت اور دھوکے کا کاروبار کیا کہ قربانی غزہ کے مظلوم عوام دے رہے ہیں، لیکن یہ لوگ اس قربانی کا کریڈٹ ایرانی روافض، حزب الشیطان لبنانی روافض، یمن کے حوثی روافض، اور شام کے نصیریوں اور عراق کے شیعہ ملیشیاؤں کو دے رہے ہیں۔

یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فلسطین کے مسئلہ کو روافض کے ان مظالم، وحشت و سنگدلی، اور تعذیب و تشدد کے لئے براءت اور پاکی کا وسیلہ بنائے جو ایران اور ایرانی نواز ملیشیا نے شام، عراق، لبنان، ایران اور ان کے قریبی علاقوں میں اہل السنہ پر کئے ہیں۔



یہ لوگ چاہتے ہیں کہ ان مظلوموں کے خون سے روافض کے وحشتوں کو دھوئیں اور لوگ ایرانی روافض کے کئی دہائیوں پر مشتمل مظالم کو بھول جائیں ، امت پر وحشت، ظلم اور جور و جبر کرنے کے باوجود یہ لوگ امت کے ہیرو بنیں اور نتیجے میں سنیوں پر اپنا قدم جمائے رکھیں۔

ایک طاغوت کے چنگل سے زمین کو چھڑا کر دوسرے طاغوت کے حاکمیت میں دینے کو جہاد نہیں کہتے۔ اگر حماس فلسطین کی سرزمین کو یہودیوں سے آزاد کروائے (اگر چہ پیسوں کے بھوکے یہ لوگ یہ کام کر بھی نہیں سکتے) لیکن پھر بھی اگر یہودیوں سے آزاد کراکے اس پر جمہوریت کو مسلط کردے اور ان کی گلیوں میں یہودیوں کے کفری نعروں کی جگہ روافض کے کفری نعرے بلند ہو جائیں تو یہ نہ جہاد ہے اور نہ اس راستے میں مرنے والے شہید ہیں، کیونکہ جہاد کے اہداف اور شرائط واضح ہیں۔ عالمی کفری قوانین کو ماننے والے، طواغیت اور مشرکین سے دوستی کرنے والے، انتخابات اور جمہوریت پر ایمان رکھنے والے، اور دوسرے سینکڑوں نواقض اسلام کے عاملین کبھی بھی مجاہدین نہیں کہلاتے۔

اے حماس کے جنگجوؤ، ہمدردو اور مددگارو!

اگر یہ باتیں کڑوی ہو اور تمہیں اس پر غصہ آیا ہو تو غصہ ہو جاؤ اور اچھی طرح غصہ کرو، لیکن اپنے منہج اور عقیدے پر خوب غور کرو، کیونکہ وہ کڑوی باتیں جن میں تمہاری نجات ہو، ان میٹھی باتوں سے زیادہ مفید ہیں جو تمہاری ہلاکت کا سبب بنے، تو غور کرو اور قرآن و سنت کی طرف رجوع کرو، کیونکہ جس راستے پر تم گامزن ہو وہ کعبے کے بجائے ترکستان کو جاتا ہے۔

جان لو کہ صرف یہودیوں کے ساتھ لڑنا حقانیت کی دلیل نہیں ہے۔ اگر ایسا ہوتا پھر تو ہٹلر اور جرمنی کی افواج سے بڑا کوئی مجاہد نہیں اس لئے کہ انہوں نے یہودیوں کا قتل عام کیا اور ان کو اپنے ملک سے جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا۔

بلکہ توحید کا عقیدہ، اللہ تعالیٰ کی راہ میں کلمۃ اللہ کی بلندی کے لئے لڑنا اور ہر قسم کے کفر اور شرک سے خود کو بچانا حقانیت کی دلیل ہے۔ پس باطل کی دم پکڑنے کے بجائے جو تمہاری دنیا و آخرت کو برباد کرے، حق کو مضبوطی سے پکڑو تاکہ دنیا و آخرت میں کامیاب اور سرخرو ہو جاؤ۔

اور پھر یہ نعرہ زیادہ مناسب ہو گا: **إنه لجهاد نصر او استشهاد!**

وما علينا إلا البلاغ المبين.



روافض

کے ساتھ ہماری جنگ خالصتاً مذہبی جنگ ہے!

خیبر پختونخوا کی "کرم ایجنسی" میں نجس روافض اور اہل سنت کے درمیان کئی دنوں سے جاری لڑائی کے حوالے سے ہم اپنا موقف چند نکات میں پیش کرتے ہیں۔

پہلا نکتہ: ہم نے چند دن قبل ایک سرکاری بیان میں اپنے گمنام شہسواروں کو حکم دیا تھا کہ ہر جگہ، ہر علاقے اور ہر ملک میں طواغیت اور روافض مشرکین کی جڑوں کو کاٹ ڈالیں اور انہیں دردناک ضربیں لگائیں!
تمہاری بیعت مجاہدین کو قبول ہے۔

دوسرا نکتہ: اس واضح منہج کے تسلسل میں ہم سنی نوجوانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ عراق، شام، خراسان، ایران اور باقی ممالک میں روافض مشرکین کے ساتھ ہماری جنگ قومیت اور وطنیت کی جنگ نہیں ہے بلکہ یہ ایک عقیدوی اور مذہبی جنگ ہے، کیونکہ اہل سنت کے تمام ائمہ کرام کا اجماع ہیں کہ روافض مشرکین، مرتدین اور محاربین ہیں، اس لیے کہ روافض تمام کافر قوتوں کے لیے پہلی دفاعی دیوار ہے، لہٰذا ہم اہل سنت کے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا چاہتے ہیں کہ: ان نجس روافض کو مارنے میں سستی نہ کریں، یہ وقت اللہ تعالی، اس کے رسول، صحابہ کرام، دین اسلام اور عقیدے پر غیرت کا وقت ہے۔

دوسرا نکتہ: اس واضح منہج کے تسلسل میں ہم سنی نوجوانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ عراق، شام، خراسان، ایران اور باقی ممالک میں روافض مشرکین کے ساتھ ہماری جنگ قومیت اور وطنیت کی جنگ نہیں ہے بلکہ یہ ایک عقیدوی اور مذہبی جنگ ہے، کیونکہ اہل سنت کے تمام ائمہ کرام کا اجماع ہیں کہ روافض مشرکین، مرتدین اور محاربین ہیں، اس لیے کہ روافض تمام کافر قوتوں کے لیے پہلی دفاعی دیوار ہے، لہٰذا ہم اہل سنت کے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا چاہتے ہیں کہ: ان نجس روافض کو مارنے میں سستی نہ کریں، یہ وقت اللہ تعالی، اس کے رسول، صحابہ کرام، دین اسلام اور عقیدے پر غیرت کا وقت ہے۔
ان نجس عناصر کو ان کے انجام تک پہنچا کر انہیں یہ یقین دلائیں کہ ہمارے جذبات اور عقائد کی توہین کا انجام انتہائی بدتر اور ہولناک ہوگا، اپنے اللہ، ایمان، عزت اور عقیدے کا دفاع کریں اور ان کو ان کی ذلیل حیثیت یاد دلائیں تاکہ آئندہ ایسی حرکتوں کی جرأت نہ کر سکیں۔

مؤسسة العزائم الإعلامية

چوتھا نکتہ: چوتھا نکتہ: آخر میں ہم تمام مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اے مسلمانو اور اے اہلسنت کے نوجوانو! روافض سمیت تمام طواغیت کے خلاف جہاد کے میدانوں میں آجائیں، اپنے مجاہدین بھائیوں کے ساتھ دور حاضر کے واجب اور فرض عین عمل میں شریک ہوجائیں، دین اسلام کی نصرت اور امت کے ماضی کا دبدبہ بحال کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں؛ کیونکہ جہاد کے بغیر مسلمانوں کی عزت، غیرت اور قیادت ممکن نہیں ہے۔

اس لیے کہ کوئی تمہارے خون کا سودا نہ کریں دولت اسلامیہ کی پاک صف کا انتخاب کریں، جہاد کے میدانوں میں آکر اپنے بھائیوں کے درمیان رہیں تاکہ تمہارا دین بھی سلامت رہے اور دنیاو آخرت کی نعمتیں بھی حاصل ہوں۔

وما علینا الا البلاغ





تقی عثمانی

نور بے چہرہ

پاکستان کے درباریوں میں ایک مشہور مگر بے نور چہرہ مفتی تقی عثمانی کا ہے۔ جس نے چند روز قبل ایک بار پھر آئین پاکستان کو اسلامی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف جہاد کو بغاوت قرار دیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

اسلئے حقیقت میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ فضل الرحمان، طالبان، ساجد میر، سراج الحق، تقی عثمانی یہ سب ایک نیٹ ورک ہیں، جن کے فنڈنگ کا ذریعہ اور کمانڈ سینٹر ایک ہے، جو پاکستان کی انٹیلیجنس اور فوج ہے۔

مسلمان بھائیوں۔۔۔!!! موجودہ دور میں اس مولوی سے کبھی بھی حق بولنے کی امید نہ رکھیں جو دین کی خاطر قید و بند، شہادت و ہجرت، اور تکالیف و مصائب کی راتیں نہیں گزار سکتے۔ جو بھی نرم بستروں کو اللہ کیلئے چھوڑ نہیں سکتے، جو بھی خوشگوار محفلوں، سیر و سیاحت کے مزو، خوش ذائقہ کھانوں، اور دنیا کے رنگینیوں سے نکل نہیں سکتے، پہاڑوں، کوہساروں کے دامن میں گھنٹوں پیدل چلنے کی تھکاوٹ، پیاس، زخم، درد، دشمن کے حملوں اور چھاپوں کی تکالیف برداشت نہیں کر سکتے، یا بلال حبشی کی طرح اپنے جسم کے خون پسینے سے انگارے بجھا نہیں سکتے تو امت کے امامت کا دعوہ بھی نہ کرے اور نہ حق تحریف کرنے کی کوشش کرے۔۔۔ استاد یاسر (فک اللہ اسرہ) نے کیا خوب فرمایا تھا کہ ایسا عالم دین کراچی کے بازار میں ریڑھی پر ٹماٹر بیچے، یہ اس کیلئے بہتر ہے اس سے کہ اپنے آپ کو عالم کہے اور دینِ مبین میں تحریف کرے۔۔۔

ہم بھی تقی عثمانی سمیت تمام درباری مولویوں سے کہتے ہیں کہ کیوں دنیاوی مادیات کی خاطر ایک مسلمان کے خون بہنے کو حلال اور ایک مشرک مرتد کے نجس خون بہانے کو حرام گردانتے ہو، کیوں رحمٰن کے لشکر کے مقابلے میں شیطان کے لشکر کا ساتھ دیتے ہو۔۔۔؟

اگر اللہ کیلئے شیر نہیں بن سکتے تو ان طواغیت کیلئے کتا بھی تو نہ بنو اس منصب اور جاہ و جلال سے تمہارے لئے بہتر ہے کہ کوئی ذاتی کاروبار شروع کرو، دو چند نوالے حلال رزق اللہ تمہیں ضرور دے گا کیوں زمین و آسمان کے رب پر بدگمانی کرتے ہو، تقی عثمانی نے اپنے بیان میں اس بات کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے کیونکہ اس کا قانون اسلامی ہے اور اس کے قانون میں لکھا گیا ہے کہ حاکمیت کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے، واللہ المستعان۔

العزائم
مؤسسة العزائم الإعلامية

شرعی حاکم

(ولی الامر، امیر المؤمنین یا امام)

کون ہے جس کی اطاعت رعیت پر واجب ہے؟



الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، اللهم أرنا الْحَقَّ حقّاً وأعنّا على إتّباعه، وأرِنا الْباطل باطلاً وأعنّا على إجتنابِه، اللهم علّمنا ما ينفعنا، وانفعنا بما علّمتنا، اللهم اجعلنا من العاملين بعلمنا، اللهم اجعل علمنا حجّةً لنا يوم نلقاك، ولاتجعله حجّةً علينا يا أرحم الراحمين، اللهم اجعل عملي صالحاً، ولوجهك خالصاً، ولا تجعل فيه نصيباً لأحدٍ من خلقك، ثم أما بعد۔

اللہ تعالی نے ہمیں اپنے اور اپنے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت اور فرمانبرداری کا حکم دیا ہے، شرعی قوانین کو عملی جامہ پہنانے کے لیے اس نے ہمارے لیے اطاعت کا قانون مقرر کیا ہے کہ ہمیں ہر حالت میں اطاعت کا اہتمام کرنا چاہیے، اللہ کی اطاعت کریں، اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کریں اور شرعی حاکم (خلیفہ) کی اطاعت کریں، کیونکہ ہمیں زمین پر حکومت کرنے کے لیے ایک خلیفہ کی ضرورت ہے، خلیفہ کا انتخاب دوسرے فرائض کی طرح ایک اہم اور مقدس فریضہ ہے، تاکہ تمام مسلمان اس کے گرد جمع ہوں، اس کی اطاعت کریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں۔

اطاعت کا اصل قرآن کریم میں اللہ تعالی نے واضح کیا ہے، اللہ تعالی فرماتے ہیں: {يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ} [سورة النساء: ٥٩]

ترجمہ: اے مؤمنو! اللہ، رسول اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں سے حکمراں ہیں۔

یہی موضوع احادیث میں بھی صراحت کے ساتھ بیان ہوا ہے، رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ: من أطاعني فقد أطاع الله، ومن عصاني فقد عصى الله، ومن أطاع أميري فقد أطاعني، ومن عصى أميري فقد عصاني۔ [أخرجه البخاري ومسلم وغيرهم]

ترجمہ: جو میری اطاعت کرتا ہے، وہ اللہ کی اطاعت کرتا ہے، اور جو میری نافرمانی کرتا ہے، وہ اللہ کی نافرمانی کرتا ہے، اور جو میرے امیر کی اطاعت کرتا ہے، وہ میری اطاعت کرتا ہے، اور جو میرے امیر کی نافرمانی کرتا ہے، وہ میری نافرمانی کرتا ہے۔

اسی طرح خلیفہ، امام یا امیر کی اطاعت دراصل اللہ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اطاعت کا حصہ ہے؛ مگر وہ شرعی حاکم (خلیفہ، امام یا امیر المؤمنین) کون ہے ؟ جس کی بات سننا اور اطاعت کرنا ہماری ذمہ داری ہے؟

یہ ایک بہت اہم سوال ہے، کیونکہ آج کل گمراہ اور درباری علماء اپنے ممالک کے طاغوتی حکمرانوں کو شرعی حکمران گردانتے ہیں اور ان کی بات ماننا اور اطاعت کرنا واجب سمجھتے ہیں، لوگوں کو ان کی اطاعت اور بات سننے کی طرف بلاتے ہیں اور اس کے لیے اوپر والے دلائل سے استدلال کرتے ہیں، اسی لیے ہم نے ضروری سمجھا کہ اس موضوع کو ندائے خراسان مجلے کا حصہ بنائیں اور مؤمن عوام کو اس حقیقت سے آگاہ کریں، باذن اللہ تعالی۔

شرعی حاکم (خلیفہ، امام اور امیر المؤمنین) کے لیے شریعت نے خاص شروط بیان کیے ہیں، اس موضوع کو شریعت نے ایسا مبہم نہیں چھوڑا ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اسے اپنے علم اور شرائط کے مطابق تشریح کریں، بلکہ اس موضوع میں شریعت کے اوامر بہت واضح اور عیاں ہیں؛ شرعی حاکم کے لیے جو شروط بیان کیے گئے ہیں، ہم ان شروط کو وضاحت کے ساتھ پیش کریں

گے تاکہ یہ شروط ہمارے لیے شرعی معیار بن جائیں اور تمام حکام کو انہی شرائط پر تولیں، جو حاکم ان شرائط کے ساتھ موافق ہو، ان کی اطاعت کریں اور جو ان کے مخالف ہو، ان کے خلاف بغاوت کریں اور ان کے خلاف اپنے مقدس جہاد کو جاری رکھیں، إن شاء اللہ۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ نماز قائم کریں، روزہ رکھیں، زکات دیں، حج ادا کریں اور دیگر عبادات انجام دیں، پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ہر موضوع میں مکمل وضاحت کی ہے کہ نماز کس طرح پڑھیں، روزہ کیسے رکھیں، حج میں کون سے ارکان لازم ہیں، زکات کیسے دینی ہے تاکہ ہماری یہ عبادات قبول ہو، باطل ہونے سے محفوظ رہیں اور صحیح طریقے سے انجام دی جائیں، تو اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ کس حاکم کی اطاعت فرض اور واجب ہے اور کس حاکم کے لئے شرعاً اطاعت نہیں ہے؛ وہ کون سے کام ہیں جب امیر ان کا ارتکاب کرے تو اس کی اطاعت منسوخ ہو جاتی ہے اور اس کے خلاف بغاوت واجب ہو جاتی ہے۔

بہت سی احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے امیر کی اطاعت کا حکم دیا ہے، چند ایک کی مثال دیتے ہیں:

عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: (اسمعوا وأطيعوا وإن استُعمِل عليكم عبد حبشي كأن رأسه زبيبة).[أخرجه البخاري وأحمد وابن ماجة]

ترجمہ: انس بن مالک رضي اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو اور اطاعت کرو، چاہے تم پر ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ امیر بنا دیا جائے، جس کا سر ایک مٹکے کی طرح ہو۔

ایک طرف، درباری، مرجئہ اور علماء السلاطین یہ حدیث بار بار ذکر کرتے ہیں اور مطلق حاکم کی سمع اور طاعت کے لیے اس سے استدلال کرتے ہیں، چاہے ان طاغوتی حکام نے کتنے ہی نواقض ایمان کا ارتکاب کیوں نہ کیا ہو۔

دوسری طرف، اہل سنت والجماعت کا منہج جو کہ سب سے عادلانہ منہج ہے، کیونکہ یہی حق کا منہج ہے اور خارجیوں کی افراط اور مرجئہ کی تفریط کے درمیان اعتدال پر مبنی منہج ہے؛ ان کے ہاں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حدیث مسلمان اور معتدل حکمرانوں پر لاگو ہوتی ہے، اسی طرح یہ حدیث مسلمان اور فاسق حکمرانوں پر بھی لاگو ہوتی ہے، لیکن یہ کبھی بھی طاغوتی اور کفری حکمرانوں پر لاگو نہیں ہوتی۔

اہل سنت کے ایک بہت بڑے امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: (وهذه طريقة خيار الأُمَّة قديماً وحديثاً، وهي واجبة على كل مُكَلّف، وهي متوسطة بين طريق الحَرُورِيَّة وأمثالهم ممن يسلك مسلك الورع الفاسد الناشئ عن قِلَّة العِلم، وبين طريقة المرجئة وأمثالهم ممن يسلك طاعة الأمراء مُطلَقَاً وإن لم يكونوا أبراراً ...).[مجموع الفتاوى (٨٢/ ٨٠٥)].

ترجمہ: یہ امت کے بہترین افراد کا قدیم اور جدید میں طریقہ ہے، اور یہ ہر مکلف پر واجب ہے۔ یہ حروریہ (خارجی) اور ان جیسے لوگوں کے طریقے کے درمیان اعتدال پر مبنی ہے، جو کم علمی کی بنا پر فاسد تقویٰ کی راہ پر چلتے ہیں، اور مرجئہ اور ان جیسے لوگوں کے طریقے کے درمیان ہے، جو مطلق طور پر ہر حکمران کی اطاعت کرتے ہیں چاہے وہ نیک نہ ہوں...»۔

اوپر بیان کی گئی انس بن مالک کی حدیث مرجئہ اور علماء السوء ہمیشہ اپنے دروس اور منبروں پر ذکر کرتے ہیں،

اور ان دیگر احادیث کو چھوڑ دیتے ہیں جو شرعی حکمران (خلیفہ، امام اور امیر المؤمنین) کی صفات کو ہم پر ظاہر کرتی ہیں اور ان کی بات سننے اور ان کی اطاعت کی حدود کو ہم پر واضح کرتی ہیں۔

۱۔ عن يحيى بن الحصين قال: سمعت جدتي تقول: سمعتُ رسول الله ﷺ يقول في حجة الوداع: ولو استُعمِلَ عليكم عبد حبشي يقودكم بكتاب الله فاسمعوا له وأطيعوا). [أخرجه مسلم وابن ماجه].

ترجمہ: یحییٰ بن حصین سے روایت ہے کہ ان کی دادی نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں فرماتے ہوئے سنا: «اگر تم پر ایک حبشی غلام کو مقرر کیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق چلائے، تو اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو»۔

۲۔ وعن معاوية رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: (إنَّ هذا الأمر في قريش لا يعاديهم أحد إلَّا كَبَّهُ الله على وجهه ما أقاموا الدِّين). [أخرجه البخاري وأحمد].

ترجمہ: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «یہ معاملہ (حکومت) قریش میں ہوگا، جو بھی ان سے یہ چھین لے گا اللہ اسے منہ کے بل گرا دے گا جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے»۔

۳۔ وعن عوف بن مالك رضي اللّه عنه قال: قال رسول الله ﷺ: (... وشرار أئمتكم الذين تبغضونهم ويبغضونكم وتلعنونهم ويلعنونكم، قيل: يا رسول الله أفلا ننابذهم بالسيف؟ قال: لا ، ما أقاموا فيكم الصلاة). [أخرجه مسلم]

ترجمہ: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اور تمہارے آئمہ میں سے سب سے بدتر وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے نفرت کرتے ہیں، تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں»۔ کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: «نہیں، جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے ہیں»۔

٤۔ وعن عبادة بن الصامت رضي الله عنه قال: دعانا النبي صلى الله عليه وسلم فبايعناه، فقال فيما أخذ علينا أن بايعنا على السمع والطاعة في منشطنا ومكرهنا، وعسرنا ويسرنا، وأثرة علينا، وأن لا ننازع الأمر أهله، إلَّا أن تَرَوْا كُفرَاً بَوَاحاً، عندكم فيه مِنَ الله بُرهَان). [أخرجه البخاري ومسلم].

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے ان سے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے ہم سے جو عہد لیا اس میں فرمایا: ہم سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے ہیں، خواہ آسانی ہو یا تنگی، مشکل ہو یا آسانی، اور یہ کہ ہم اہل امر کے ساتھ جھگڑا نہیں کریں گے، مگر جب تم اپنے امیر سے کھلا کفر دیکھو جس پر اللہ کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل ہو۔

ان چاروں احادیث سے یہ واضح ہوا کہ حکمران کے خلاف بغاوت، اس کے خلاف خروج اور سمع و طاعت چھوڑنا اس وقت واجب ہوتا ہے جب حکمران میں یہ شرائط ختم ہوجائیں:

۱۔ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرنا۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ دین قائم کرنا اور نافذ کرنا۔

۴۔ واضح کفر کا ظہور۔

کافر اور طاغوتی حکمرانوں کے خلاف خروج کرنا سلف صالحین کا منہج ہے۔

1- اس حوالے سے امام بخاری رحمہ اللہ کا منہج :

امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں «کتاب الفتن» کے دوسرے باب میں جب اماموں پر صبر کے بارے میں احادیث ذکر کیں تو اس کے فوراً بعد عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث کو لایا ہے، اس کے ذریعے اشارہ دیا کہ اماموں پر صبر اور خروج نہ کرنا مطلقاً مراد نہیں بلکہ اس وقت مراد ہے جب حاکم کفرِ بواح میں مبتلا نہ ہو، اور اگر کبھی حاکم کفرِ بواح میں مبتلا ہو جائے تو پھر اماموں پر صبر نہیں بلکہ ان کے خلاف خروج واجب ہو جاتا ہے۔

2- اس حوالے سے امام مسلم رحمہ اللہ کا منہج :

امام مسلم نے بھی اسی طریقے کو اپنی کتاب صحیح مسلم کے «کتاب الامارۃ» میں اختیار کیا ہے، پس اماموں کے سامنے صبر اور بغاوت نہ کرنا، اس شرط کے ساتھ مقید ہے کہ وہ کفرِ بواح میں مبتلا نہ ہو، اور جب وہ کفر بواح میں مبتلا ہو جائیں تو پھر ان کے خلاف بغاوت ضروری ہو جاتا ہے۔

3- اس حوالے سے امام رازی رحمہ اللہ کا منہج:

امام رازی نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۵۹ کی تفسیر میں فرمایا: (قال علي بن أبي طالب رضي الله عنه: حق على الإمام أن يحكم بما أنزل الله ويؤدي الأمانة، فإذا فعل ذلك فحق على الرعية أن يسمعوا ويطيعوا.

وقال الرازي أيضاً : إنَّ الأُمَّة مجمعة على أنَّ الأمراء والسلاطين إنما يجب طاعتهم فيما علم بالدليل أنه حق وصواب. [تفسير الكبير للرازي].

ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کا حق ہے کہ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلے کرے اور امانت کو ادا کرے۔ پس جب حاکم ایسا کرے تو رعیت کا حق ہے کہ اس کی بات سنے اور اس کی اطاعت کرے۔

اسی طرح امام رازی نے فرمایا: «امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حکام اور سلاطین کی اطاعت صرف اس صورت میں لازم ہے جب دلائل سے معلوم ہو کہ یہ حق اور باعثِ ثواب ہے۔

4- اس حوالے سے امام الحرمین امام جوینی رحمہ اللہ کا منہج:

امام الحرمین امام جوینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (الإسلام هو الأصل والعصام، فلو فرض انسلال الإمام عن الدِّين لم يَخفَ انخلاعه وارتفاع منصبه وانقطاعه). [غياث الأمم: ۵۷/۱].

ترجمہ: اسلام اصل اور رسی ہے، اگر امام کا دین سے انحراف فرض کر لیا جائے تو اس کے معزول ہونے، اس کے منصب کے ختم ہونے اور اس کی برطرفی کا خوف نہیں ہو گا۔

5- اس حوالے سے امام نووی رحمہ اللہ کا منہج :

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (قال القاضي عياض: أجمع العلماء على أنَّ الإمامة لا تنعقد لكافر وعلى أنَّه لو طرأ عليه الكُفر انعَزَل.. فلو طرأ عليه كُفرٌ وتغيير للشرع أو بدعة خرج عن حُكم الولاية وسقطت طاعته ووجب على المسلمين القيام عليه وخلعه ونصبِ إمامٍ عادل

إن أمكنهم، فإن لم يقع ذلك إلّا لِطائفة وجب عليهم القيام بخلع الكافر....). [شرح النووي على مسلم ٦ /٤١٣]

ترجمہ: قاضی عیاض کہتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ کافر کے لیے امامت قائم نہیں ہو سکتی، اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ اگر حاکم بعد میں کفر میں مبتلا ہو جائے تو اس کو برطرف کرنا لازم ہو جاتا ہے۔۔۔ اسی طرح اگر مرتد ہو، یا شریعت کو تبدیل کرے، یا بدعات میں ملوث ہو جائے تو اس کی ولایت ختم ہو جاتی ہے اور اس کی اطاعت ساقط ہو جاتی ہے، تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس حاکم کو معزول کریں اور اگر ممکن ہو تو ایک عادل امام مقرر کریں، اگر صرف ایک چھوٹے گروہ کو یہ طاقت ہو تو ان پر بھی حاکم کے خلاف بغاوت کرنا واجب ہے تاکہ اس کافر کو ہٹا سکیں۔

٦- اس حوالے سے امام ابن حزم الاندلسی رحمہ اللہ کا منہج:

امام ابن حزم الاندلسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (فإن قادونا بكتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم وجبت طاعتهم وإن زاغوا في شيءٍ منهما مُنِعُوا مِن ذلك وأُقِيمَ عليهم الحد. والحق فإن لم يؤمن أذاهم إلّا بالخلع خُلِعُوا وَوَلِيَ غيرهم فإن لم يكن خلعهم إلا بالقتل وجب قتلهم). [الفصل ٤/٤٦١].

ترجمہ: اگر وہ ہم پر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق قیادت کریں تو ان کی اطاعت واجب ہے، اور اگر وہ کسی بھی معاملے میں ان سے منحرف ہو تو انہیں اس سے روکنا اور ان پر حد قائم کرنا واجب ہے، اگر ان کے ظلم سے بچنے کا راستہ صرف ان کی معزولی میں ہو تو انہیں معزول کیا جائے گا اور ان کی جگہ کسی اور کو مقرر کیا جائے گا، اور اگر ان کی معزولی بغیر قتل کے ممکن نہ ہو تو ان کا قتل واجب ہے۔

٧- اس حوالے سے مشہور حنفی عالم ملا علی قاری رحمہ اللہ کا منہج:

مشہور حنفی عالم ملا علی قاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (وأجمعوا على أنَّ الإمامة لا تنعقد لكافر ولو طرأ عليه الكُفر انعزل....) [مرقاة المفاتيح ١١/ ٣٠٣].

ترجمہ: علماء کا اجماع ہے کہ کافر کے لیے امامت قائم نہیں ہوتی، اور اگر حاکم بعد میں کفر میں مبتلا ہو جائے تو اسے برطرف کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

8- اس حوالے سے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا منہج:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (فمن أجاز اتِّباع شريعة غير شريعة الإسلام وجب خلعه وانحلَّت بيعته وحرمت طاعته لأنه في مثل هذه الحال يستحق وصف الكُفر).

وقال أيضاً: (فلو وليَ شخص على أن يحكم بغير ما أنزل الله ورسوله أو يقسم بغير العدل الذي أمر الله به ورسوله كان هذا شرطاً باطلاً باتفاق المسلمين وكذلك إذا أمر بما علم أنه مخالف لحكم الله).[نظرية العقد: ٧١].

ترجمہ: جو شخص اسلامی شریعت کے علاوہ کسی اور شریعت کی پیروی کو جائز سمجھے، اس کو معزول کرنا واجب ہے، اس کی بیعت منسوخ ہو جاتی ہے اور اس کی اطاعت حرام ہو جاتی ہے، کیونکہ ایسی حالت میں وہ کفر کے دائرے میں آ جاتاہے۔

نیز فرمایا: اگر کوئی شخص اس شرط پر حکمران بنے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلے نہیں کرے گا یا انصاف کے بغیر تقسیم کرے گا، تو یہ

شرط مسلمانوں کے اتفاق رائے سے باطل ہے۔ اسی طرح جب وہ ایسی باتوں کا حکم دے جو اللہ کے حکم کے خلاف ہو تو وہ بھی باطل ہے۔

9- اس حوالے سے امام حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ کا منہج:

امام حافظ ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (ومن بديع الجواب قول بعض النابغين لبعض الأمراء من بني أُمَيَّة لمَّا قال له: أليس الله أمركم أن تطيعونا في قوله {وأولي الأمر منكم} . فقال له: أليس قد نزعت عنكم ؟ يعني الطاعة إذا خالفتم الحق بقوله {فإن تنازعتم في شيء فردوه إلى الله والرسول إن كنتم تؤمنون بالله واليوم الآخر..} النساء ٩٥. [فتح الباري/ ٢١١/٣١)].

ترجمہ: بعض نابغوں کا جواب بھی حیران کن ہے، جب بنی امیہ کے بعض حکمرانوں نے کہا کہ اللہ نے تمہیں ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے {اور اولی الامر کی اطاعت کرو}، تو اس نابغہ نے جواب میں کہا: کیا اللہ نے تم سے اطاعت کا حق نہیں چھین لیا جب تم حق کی مخالفت کرتے ہو؟ جیسا کہ اللہ فرماتا ہے: {پھر اگر تم کسی معاملے میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔}

10- اس حوالے سے امام شوکانی رحمہ اللہ کا منہج:

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (وأولي الأمر هم الأئمة والسلاطين والقضاة ومن كانت له ولاية شرعية لا طاغوتية والمراد طاعتهم فيما يأمرون به وينهون عنه ما لم تكن معصية). [فتح القدير ١٨٤/١)].

ترجمہ: اولی الامر وہ امام، حکمران اور قاضی ہیں جن کے لیے شرعی ولایت ثابت ہو، نہ کہ طاغوتی ولایت۔ اور ان کی اطاعت کا مطلب یہ ہے کہ جب تک وہ نافرمانی کا حکم نہ دیں، ان کی بات مانی جائے اور جس بات سے منع کریں، اس سے رکا جائے۔

قرآن و سنت اور ائمہ سلف کے اقوال اس بات پر واضح ہیں کہ جب ایک حاکم اور امیر اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو اس کی سمع و اطاعت کا کوئی حق نہیں اور اس کی ولایت ختم ہو جاتی ہے، لیکن ہم ان چند اقوال پر اکتفا کرتے ہیں، اسی لیے مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ موجودہ طاغوتی حکمرانوں، جن میں پاکستان کی مرتد جمہوری حکومت، ایران کی مرتد رافضی حکومت اور افغانستان کی امریکی غلام حکومت بھی شامل ہیں؛ کی سمع و اطاعت لازم نہیں، بلکہ اُلٹا ان کے خلاف بغاوت لازمی ہے۔

کیونکہ ان میں سے کسی بھی حکمران نے اللہ کی کتاب کے مطابق مکمل طور پر حکمرانی نہیں کرتا بلکہ جمہوریت اور انسان کے ہاتھوں وضع شدہ قوانین کو نافذ کرتے ہیں۔

کیونکہ ان میں سے کوئی بھی حکمران نے ابھی تک اللہ کے دین کو مکمل طور پر نافذ نہیں کیا اور نہ ہی اللہ کے احکامات، شرعی حدود کو نافذ کیا ہے، بلکہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین نافذ العمل ہے۔

کیا یہ موجودہ حکمران «کفر بواح» کے مرتکب ہو چکے ہیں یا نہیں؟

کھلے عام نواقض اسلام کے عاملین ہیں یا نہیں؟

جواب: جی ہاں، کیونکہ انہوں نے اللہ کے احکامات کو تبدیل کیا ہے۔

کیونکہ انہوں نے اللہ کے قانون کے بجائے دیگر قوانین

بنائے ہیں۔
کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ کی مدد کی ہے۔
موجودہ حکمرانوں کے اسلام کو توڑنے والے اعمال بہت واضح ہیں اور کسی پر مخفی نہیں، سوائے ان اندھوں کے جو اپنے طاغوتی حکمرانوں کی اندھی تقلید کرتے ہیں اور ان کی ہر ناجائز عمل کو جائز سمجھتے ہیں۔
عجیب تضاد: عجیب تضاد تو یہ ہے کہ بعض مرجئہ شیوخ اور کچھ علماء جو ماضی میں حدیث کی خدمت کرتے رہے ہیں اور بڑے بڑے حلقے رکھتے تھے، وہ بھی بعض مسائل میں مرجئہ کی طرح غافل اور خطا پر ہیں؛ خاص طور پر اس مسئلے میں کہ ان کا کہنا ہے: جمہوریت کفر ہے، لیکن وہ لوگ جو جمہوری قوانین کے مطابق فیصلے کرتے ہیں، وہ کافر اور مرتد نہیں ہیں، حالانکہ جمہوریت میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو «کفر بواح» کے درجے میں آتی ہیں، اس حوالے سے «العزائم میڈیا» کی طرف سے بہت مضامین شائع کیے گئے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ عصر حاضر کے حکمران کافر ہیں، کیونکہ انہوں نے تکفیر کی شرائط پوری کی ہیں اور موانع التکفیر بھی ان سے منتفی ہیں۔
یہ بہت عجیب تضاد ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (إلا أن تروا كفرًا) یعنی جب تم کفرِ بواح دیکھو، اور یہاں دل کی رؤیت مراد نہیں ہے بلکہ آنکھوں کی رؤیت مراد ہے، کہ جب تم کفرِ بواح دیکھو ایسا کفر جس پر تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل بھی ہو، تو پھر آپ لوگوں پر ان کی سمع وطاعت لازم نہیں ہیں۔
جمہوریت میں انسانوں کے ہاتھوں بنائے ہوئے قوانین اور ان پر فیصلے کرنا، سب کو معلوم ہے کہ یہ جاہلیت کے قوانین ہیں اور ان قوانین کے مطابق فیصلے کرنا کفر ہے، کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں مخلوق کی طرف سے بنائے گئے قوانین ہیں، اور جن لوگوں نے یہ قوانین بنائے ہیں وہ توحید سے جاہل اور اسلام کے اصولوں سے بھی بے خبر ہیں۔
کیا یہ حقیقت سب پر واضح نہیں ہے کہ یہ طاغوتی حکمران امریکہ، اسرائیل اور مجوسی روافض کے کٹھ پتلی اور غلام ہیں؟!
کیا غیر ما أنزل اللہ (اللہ کے نازل کردہ قانون کے خلاف) فیصلے کرنا «کفر بواح» نہیں ہے؟
کیا غیر اللہ کو قانون سازی کا اختیار دینا «کفر بواح» نہیں ہے؟
کیا یہود، نصاریٰ، ملحدین، کمیونسٹ چینیوں اور مشرک روافض کے ساتھ دوستی اور قریبی تعلقات قائم کرنا، محض لین دین کے بہانے، «کفر بواح» نہیں ہے؟
تو پھر «کفر بواح» کیا ہے جس کے ارتکاب سے ہم پر ان حکمرانوں کے خلاف خروج واجب ہو جائے گا؟ ہمیں بتائیں کہ یہ کفر بواح آخر کیا ہے؟
قرآن، سنت اور سلف صالحین کے اقوال سے یہ واضح ہو گیا کہ موجودہ حکمرانوں کی اطاعت واجب نہیں بلکہ ان کے خلاف بغاوت اور ان کے خلاف جہاد فرضِ عین ہے، یہاں تک کہ زمین سے کفر، شرک اور الحاد کا خاتمہ ہو اور اللہ کا دین غالب ہو جائے۔
اس کے بعد جو لوگ دلیل کی پیروی کرتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ ان حکمرانوں کے خلاف خروج کریں اور ان کی اطاعت کو ترک کر دیں، کیونکہ ہم دلیل کے تابع ہیں اور دلائل سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ان کے لیے اطاعت کا کوئی حق نہیں ہے اور ان کی ولایت ساقط ہو چکی ہے۔

وما علینا الا البلاغ



حکومت پاکستان کے نواقض

پاکستان کا کیا حکم ہو گا جس نے مسلمانوں کے خلاف کفار کے ساتھ امن و سلامتی اور اسلام پسندوں کے خلاف جاسوسی کرنے کے معاہدے کئے ہیں؟؟ اور مسلمانوں کے خلاف کفار کو مال، تربیت اور اسلحہ فراہم کیا ہے۔ کفار کو خوش کرنے کے لیے مظلوم مسلمانوں سے جیلیں بھر دیے ہیں، اور سینکڑوں بلکہ ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو قتل کیا اور ایک بڑی تعداد کو کفار کے حوالے کیا؟ **تو یقیناً یہ غلیظ مرتدین ہیں، واللہ المستعان.**

۱۔ ہر کفریہ و شرکیہ مذہب کو بغیر کسی شرائط کے اجازت دیتے ہیں...

۲۔ پاکستان میں لارڈ میکالے کا کالا قانون نافذ العمل ہے...

۳۔ یہاں پر مرد اور عورت تمام حقوق میں برابر ہیں۔

۴۔ پاکستان کے قانون میں عورت بھی حاکم بن سکتی ہے۔

۵۔ پاکستان کے قانون میں ایک کافر بھی حاکم بن سکتا ہے، اور وزیر اعظم بن سکتا ہے۔

۶۔ حکومت پاکستان اقوام متحدہ کے تمام کفریہ قوانین کو قبول کرتی ہے۔

۷۔ حکومت پاکستان قومیت و وطنیت کے شرک کا شکار ہے۔

۸۔ حکومت پاکستان جہاد کا انکار کرتی ہے، سود اور شراب کو حلال سمجھتی ہے۔

۹۔ حکومت پاکستان اپنے لیڈروں کو قانون سے بالاتر سمجھتی ہے

۱۰۔ پاکستانی حکومت ایک جمہوری، شرکی اور کفری حکومت ہے، جس کا انتخاب الیکشن جیسے کفریہ طریقے سے ہوتا ہے...

۱۱۔ شرعی حدود کو معطل کرتے ہیں اور قول و فعل دونوں میں اس کا انکار کرتے ہیں، اور انہیں ماضی کے قصے کہانیاں سمجھتے ہیں...

۱۲۔ پاکستان کے قانون میں رضامندی سے زنا کرنا جائز اور حلال ہے اور اس مقصد کے لیے انہوں نے ہیرامنڈی جیسے لاتعداد مراکز قائم کر رکھے ہیں۔

۱۳۔ حکومت پاکستان نے خود ساختہ شریعت بنانے، قانون سازی کرنے، اور تحلیل و تحریم کا حق دیا ہے۔ اس کے خلاف تمام قوانین کو باطل اور کالعدم سمجھتے ہیں۔

۱۴۔ حکومت پاکستان نے مظلوم مسلمانوں کے خلاف کافروں کو اڈے دے رکھے ہیں۔ ان کی جاسوسی کرتے ہیں، اور مسلمانوں کے ماؤں اور بہنوں کی عزتوں کو کفار پر بھیج دیتے ہیں۔

۱۵۔ پاکستان کے قانون کے مطابق مومن اور فاسق، عالم و جاہل اور مومن و کافر حقوق میں برابر ہیں، حتیٰ کہ انتخابات میں بھی ان کے رائے کو برابر کا درجہ دیتے ہیں۔

۱۶۔ حکومت پاکستان کفار کے ساتھ دوستی اور ان کی غلامی کر رہی ہے، حکومت پاکستان نے اللہ تعالیٰ کی شریعت کے حدود کو تبدیل کر دیا ہے۔ جزیہ، لونڈیوں، اور غلاموں کے قانون کو معطل کر دیا ہے، اور اس کا کھلے لفظوں میں انکار کر رہے ہیں، شعائر اللہ کی بے حرمتی کرنے میں ممتاز حیثیت رکھتی ہے، مساجد و مدارس کو منہدم کرنا، اور قرآن کریم کو بموں اور ٹینکوں سے اڑانا اور اسے جلانا، حق پرست علماء اور موحد مسلمانوں کے قتل عام کو حلال اور قانونی حق سمجھنا، اسی طرح موسیقی کو حلال سمجھنا، اور جہاد کا مذاق اڑانا، اسلامی نظام کو پرانا اور پتھر کے زمانے کا قانون سمجھنا۔۔

۱۷۔ حکومت پاکستان ایک طائفہ الممتنعہ ہے، جو بزور قوت شرعی احکامات کو معطل کرتے ہیں، اسی وجہ سے حکومت پاکستان مجاہدین کو پکڑتے ہیں، قید کرتے ہیں اور انہیں شہید کرتے ہیں، اور اسی شریعت سے نفرت کی بنیاد پر مساجد و مدارس کو منہدم کرتے ہیں۔

مؤسسة العزائم الإعلامية



۲ موالات مدارات اور تعامل میں فرق

دوسری بحث: مدارات

معنی المدَاراة لغةً واصطلاحاً:

مدارات کا لفظی اور اصطلاحی معنی:

لغت میں مدارات کی معنی نرمی کی ہے جیسا کہ عرب کہتے ہیں (داریته) جس کا مطلب ہے (لاطفته ولاينته) میں اس کے ساتھ لطف اور نرمی سے پیش آیا۔

اسی طرح کہتے ہیں: (مداراة الناس: أي ملاينتهم وحسن صحبتهم) یعنی لوگوں کے ساتھ نرمی اور حسن سلوک والی دوستی کرنا۔

(لسان العرب لابن منظور (٤٥٢/٤١)، وانظر: مادة (درأ) (١٧/١)، (المصباح المنير للفيومي (٤٩١/١)

معنى المدَاراة اصطلاحًا:

اہل علم نے اصطلاح میں مدارات کی مختلف تعریفیں کی ہیں۔

ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں: المدَاراة: خفض الجناح للناس، ولين الكلام وترك الإغلاظ لهم في القول)(شرح صحيح البخاري) (٥٠٣/٩).

ترجمہ: مدارات: لوگوں کے سامنے اپنے بازو جھکانا، گفتگو میں نرم ہونا، اور ان کے لیے سخت الفاظ سے پرہیز کرنا۔

علامة عيني کہتے ہیں: والمداراة هي الرفق بالجاهل

الذي يستتر بالمعاصي واللطف به حتى يرده عما هو عليه (عمدة القاري شرح صحيح البخاري: ج٢٢/١٧١ ص)

مدارات کا مطلب ہے اس جاہل کے ساتھ نرمی کرنا جو اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے؛ اور اس کے ساتھ لطف کرنا جب تک کہ وہ اسے اس سے نہ پھیر دے۔

پھر قرآن و سنت میں مدارات کی مثالیں موجود ہیں، جن کی طرف رب العالمین نے مختلف واقعات میں اشارہ کیا ہے۔

ا_ ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ ہے کہ جنہوں نے اپنے والد سے نرمی کی اور مقصد بھی معلوم تھا تاکہ وہ اسلام قبول کریں کرکے شرک کو ترک کردیں۔

اللہ تعالی فرماتے ہیں: وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا (١٤) إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنكَ شَيْئًا (٢٤) يَا أَبَتِ إِنِّي قَدْ جَاءَنِي مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِيًّا (٣٤) يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَٰنِ عَصِيًّا (٤٤).

ترجمہ: اور اس کتاب میں ابراہیم (علیہ السلام) کا قصہ بیان کرو ' بیشک وہ ایک راست باز انسان اور ایک نبی تھا۔ (انہیں ذرا اس موقع کی یاد دلائوں جبکہ اس نے اپنے باپ سے کہا کہ ''ابا جان' آپ کیوں ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ سنتی ہیں نہ دیکھتی ہیں اور نہ آپ کا کوئی کام بنا سکتی ہیں ؟ ابا جان ' میرے پاس ایک ایسا علم آیا ہے جو آپ کے پاس نہیں آیا ' آپ میرے پیچھے چلیں ' میں آپ کو سیدھا راستہ بتائوں گا۔ ابا جان ' آپ شیطان کی بندگی نہ کریں ' شیطان تو رحمن کا نافرمان ہے۔ [سورة مریم : ۴۴،۴۳،۴۲،۴۱]

امام سعدي رحمہ اللہ اپنے تفسیر (۴۹۴ ص) میں لکھتے ہیں : وفي هذا من لطف الخطاب ولينه، ما لا يخفى، فإنه لم يقل: يا أبت أنا عالم، وأنت جاهل....

اور اس میں: لطف اور نرمی کا خطاب ہے جو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، کیونکہ اس نے یہ نہیں کہا کہ: ابا جان، میں عالم ہوں، اور آپ جاہل ہیں۔

٢ - موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ جو فرعون کو لطف اور نرمی کے ساتھ دعوت دیتا ہے اور مقصد بھی معلوم ہے: لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے، یا (اللہ سے) ڈر جائے۔

جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ (٤٣) فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ (٤٤)

ترجمہ: تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ، وہ سرکشی میں بہت بڑھ چلا ہے، جاکر دونوں اس کے ساتھ نرمی سے بات کرنا، شاید وہ نصیحت قبول کرے، یا (اللہ سے) ڈر جائے۔ [سورة طه: ۴۳،۴۴]

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : هذه الآية فيها عبرة عظيمة، وهو أن فرعون في غاية العتو والاستكبار، وموسى صفوة الله من خلقه إذ ذاك، ومع هذا أُمر ألا يخاطب فرعون إلا بالملاطفة واللين) (تفسير القرآن العظيم) (٤٩٢/٥).

ترجمہ: اس آیت میں بڑا سبق ہے اور وہ یہ ہے کہ فرعون غرور اور تکبر کی انتہا میں ہے اور موسیٰ اس وقت اللہ تعالی کی مخلوقات میں سے اعلیٰ تھے، پھر بھی انہیں حکم دیا گیا تھا کہ وہ فرعون سے سوائے لطف اور نرمی کے خطاب نہ کریں۔

٣_ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی اس کے نمونے ہیں جن میں سے ایک عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ عَائِشَةَ ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ ، فَقَالَ : « ائْذَنُوا لَهُ ، فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ » ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ ، فَقُلْتُ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ ، فَقَالَ : « أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللَّهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ » (صحيح البخاري: رقم ـ ٣٩٦٥)

ترجمہ: عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے اندر بلا لو، یہ اپنی قوم کا بہت ہی برا آدمی ہے، جب وہ شخص اندر آ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ساتھ نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ابھی اس کے متعلق کیا فرمایا تھا اور پھر اتنی نرمی کے ساتھ گفتگو فرمائی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عائشہ اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کی بدخلقی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

لہٰذا علماء نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طرز عمل « مدارات » تھا کہ آپ نے برے آدمی کی برائی سے بچنے کے لیے اس سے لطف اور نرمی سے بات کی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آتے ہیں: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ : « مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا « (صحيح البخاري: رقم ـ ٢١٨٤)

ترجمہ :ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے، عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے، اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہوگے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دوگے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں ۔

امام ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: وفي الحديث الندب إلى المداراة لاستمالة النفوس وتألف القلوب...(فتح الباري: ٩ج/٣٥٢ ص).

ترجمہ: اس حدیث میں نفسوں کو مائل کرنے اور دلوں کو جلب کرنے کے لیے مدارات کی استحباب کا بیان ہے۔

اسی طرح امام بخاری نے بھی باب لگایا ہے «باب المدَاراة مع الناس» ؛ پھر ابو درداء رضی اللہ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے تھے: إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ، وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ . (صحيح البخاري)

ترجمہ: ہم کچھ لوگوں کے سامنے ہنستے ہیں لیکن ہمارے دل ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

تو مسلمان بھائیو! یہ قرآن و سنت کی روشنی میں مدارات کی حقیقت تھی؛ پوری بحث سے ہمیں درج ذیل نکات ملتے ہیں۔

اول: شریعت مقدسہ میں کسی کافر یا فاسق کے ساتھ دعوت میں مدارات اس مقصد کی خاطر کی جاتی ہے کہ وہ اسلام قبول کرے اور اپنے کفر و شرک سے منع ہو جائے جو ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔

دوم: جب کسی شخص کو کسی سے نقصان پہنچنے کا ڈر ہو تو اس

کے ساتھ مدارات جائز ہے وہ بھی صرف باتوں میں نرمی کرنے کی حد تک، خواہ وہ کافر کے ساتھ ہو یا فاسق کے ساتھ یا اپنی بیوی بچوں کے ساتھ ہو۔

اب طالبان کا موازنہ مدارت سے کرتے ہیں کہ کیا طالبان میں مدارت ہیں، یا موالات اور مداھنت میں مبتلا ہیں؟

۱- مدارات کفار کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے کی جاتی ہے، لیکن آج طالبان دنیا کے کفار سے جو تعلقات رکھتے ہیں، وہ مسلمانوں کے قتل، نابودی، قید کرنے، جہاد کے خاتمے اور افغانستان کی سرزمین پر حقیقی اسلام کی نفاذ کو روکنے کے لیے ہیں، جو کہ موالات اور کفر ہے جس کا ذکر پہلے ہوچکا ہے۔

۲ ۔ مدارات تو تب ہوتی ہے جب کوئی شخص کسی کے شر سے ڈرتا ہو جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ذکر ہوا، لیکن طالبان تو شور مچا رہے ہیں کہ ہم نے دنیا کو شکست دی ہے اور ہم کسی سے نہیں ڈرتے، تو پھر ان کانفرنسوں اور خفیہ ملاقاتوں کا کیا مقصد ہے ؟

۳ - شریعت میں ایسی کوئی دلیل نہیں کہ کوئی شخص کفار کو دعوت کی وجہ سے مدارات میں اپنا مذہب چھوڑ دے، یا کفر کا ارتکاب کرے، یا کفار کے قوانین کو نافذ کرے، لیکن آج طالبان اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کے لیے سب کچھ کر رہے ہیں۔

۴- اگر آج طالبان کے حالات پر غور کیا جائے تو وہ موالات کے ساتھ ساتھ مداہنت میں بھی واقع ہیں، کیونکہ وہ دین کو بیچ کر بدلے میں دنیا حاصل کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ملا علی قاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: والفرق بين المداراة والمداهنة أن المداراة بذل الدنيا لصلاح الدنيا أو الدين أو هما معا، وهي مباحة، وربما استحسنت، والمداهنة بذل الدين لصلاح الدنيا اهـ. (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح: ج ۷/۴۳۰۳ ص)

ترجمہ: مدارات اور مداہنت میں فرق یہ ہے کہ مدارات دنیا کو دنیا، دین یا دونوں کی بھلائی کے لیے قربان کرنا ہے اور یہ جائز ہے اور شاید مستحب بھی ہے، اور مداہنت دنیا کی بھلائی کے لیے دین کو قربان کردینا ہے۔

لہٰذا اگر طالبان کے حالات کو بغور دیکھ کر جائزہ لیں تو صورت حال یہ ہے کہ: انہوں نے جہاد کو قربان کیا، اللہ کے حدود کو قربان کیں، کفار سے معادات اور دشمنی ختم کی، یہاں تک کہ مسلمانوں کا خون بہایا تاکہ ان کے عہدے قائم رہیں اور امریکی ڈالروں میں کمی نہ آئے۔

تیسری بحث: کافروں کے ساتھ تجارت اور معاملات کی شرعی حیثیت

جیسا کہ طالبان ایک جاہل اور اسلام سے ناواقف گروہ ہے، تو ان کی مثال پانی میں ڈوبنے والے ان لوگوں کی طرح ہیں جو خود کو بچانے کے لیے ہر پودے اور کنارے کو پکڑتے ہیں، وہ اپنے ان کفریہ اعمال کے جواز کے لیے عقل و منطق سے کوسوں دور دلائل بیان کرتے ہیں۔

وہ خود کو اور اپنے عناصر کو بہکانے کے لیے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کفار سے ملاقاتیں کیں اور تجارت کی؛ تو کفار کے ساتھ ہمارے موجودہ تعلقات، آنا جانا، کھلی اور خفیہ انٹیلی جنس ملاقاتیں ان کے اصولوں اور قوانین کو قبول کرنا اور ان پر عمل درآمد کرنا بھی ان میں شامل ہیں۔

لیکن یہ ان پڑھ اور جاہل لوگ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کفار کے طوائف نے کرسیوں پر گھنٹوں گھنٹوں باتیں کب کیں؟!

طوائف ننگے سر، سرخ ہونٹ اور نیم برہنہ جسم کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں کب آئیں؟!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کب ان کفار کے ساتھ بیٹھتے، ہنستے اور مسکراتے تھے جو بیک وقت مسلمانوں کو قتل کر رہے ہیں اور ان کے ساتھ ہزاروں مسلمان قیدی مرد و زن جیلوں میں پڑے ہیں؟!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کفار کے ساتھ تجارت اور لین دین کرتے تھے ان سب کو ایک عورت کی وجہ سے مدینے سے نکال دیا اور ان کا مال اور مکان ان سے چھین لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کافروں کے ساتھ تجارت کرتے تھے پھر آپ نے انہی میں سے سینکڑوں نوجوانوں کے سروں کو صرف اس لیے تنوں سے الگ کر دیا کہ وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتے تھے؛ اب تو امریکی فوج پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں، انہوں نے ہر میدان میں اپنی جنگ تیز کر دی ہے۔

آپ ان کافروں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے صلح کرنے والوں سے کیسے تشبیہ دے سکتے ہیں!

معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ تمہارے کفر، جہالت، غلامی اور دنیا پرستی پر دلالت کرتی ہے۔

اس لیے کہ عوام المسلمین خود قضاوت کر سکیں؛ کہ کیا طالبان کے اعمال موالات اور دوستی ہیں یا وہ کفار کے ساتھ تجارت کے مترادف ہیں تو اس بحث میں ہم نے کفار سے تجارت اور معاملات کے شرعی اصولوں کا ذکر کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ کفار کے ساتھ (بیع و شراء) خرید و فروخت جائز ہے، لیکن مطلق نہیں، بلکہ شرائط کے ساتھ جائز ہے، جس کا حاصل یہ ہے:

اول: یہ تجارت اور کام بذات خود مباح ہو گا، یعنی حرام چیزوں کی تجارت نہیں ہو گی۔

شریعت کی بہت سی نصوص اس پر دلیل ہیں کہ وہ چیزیں جو ذاتی حرام ہیں، جیسے شراب، سور کا گوشت، گانے بجانے اور موسیقی کے آلات اور اس طرح کی دوسری چیزوں کی تجارت حرام ہے۔

یا بیع کی وہ اقسام جو شریعت میں ممنوع ہیں، جیسے سود کے معاملات، جو قطعی حرام ہیں، خواہ وہ مسلمانوں کے درمیان ہی کیوں نہ ہو، پھر کافروں کے ساتھ تو طریقہ اولی کے ساتھ حرام ہیں؛ حدیث میں آتے ہیں: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا عِنْدَ الرُّكْنِ ، قَالَ : فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَضَحِكَ ، فَقَالَ : « لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ ثَلَاثًا : إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَبَاعُوهَا ، وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا حَرَّمَ عَلَى قَوْمٍ أَكْلَ شَيْءٍ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ ثَمَنَهُ « (سنن أبي داود: رقم ـ ٩٢٠٣)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رکن (حجر اسود) کے پاس بیٹھا ہوا دیکھا، آپ نے اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھائیں پھر ہنسے اور تین بار فرمایا: "اللہ یہود پر لعنت فرمائے، اللہ نے ان پر جانوروں کی چربی حرام کی (تو انہوں نے چربی تو نہ کھائی) لیکن چربی بیچ کر اس کے پیسے کھائے، اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کے کھانے کو حرام کیا ہے، تو اس قوم پر اس کی قیمت لینے کو بھی حرام کر دیا ہے"۔

یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جن چیزوں کا استعمال اور کھانا شریعت میں حرام ہے تو ان کا مال اور تجارت بھی حرام ہے۔

اور سودی معاملات کے بارے میں تو قرآن و سنت نے ایسی واضح دلائل بیان کی ہیں کہ ہر مومن ان سے واقف

ہے، اس لیے ان کا ذکر ضروری نہیں سمجھتا۔
دوم : اس کاروبار یا کام میں کافر کی عزت اور مسلمان کی توہین اور حقارت نہیں ہوگی۔
ایک روایت میں ہے کہ ابو موسیٰ اشعری ایک عیسائی کاتب کے ساتھ عمر بن الخطاب کے پاس آئے تو عمر ان کی لکھائی اور حساب سے متاثر ہوئے تو انہوں نے ابو موسیٰ سے کہا کہ اپنا کاتب لے آؤ تاکہ وہ اسے پڑھ سکے۔ ابو موسیٰ نے کہا : وہ عیسائی ہے جو مسجد میں داخل نہیں ہوتا، تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ ہوتے ہوئے اسے ڈانٹا اور جھڑک کر کہا: «لا تكرموهم إذ أهانهم الله، و لا تدنوهم إذ أقصاهم الله، ولا تأتمنوهم إذ خونهم الله عز وجل «(رواه ابن أبي حاتم في تفسيره (٠١٥٦) والخلال في أحكام أهل الملل (٨٢٣) والبيهقي في السنن الكبرى (٧٢٧٨١) و(٩٠٤٠٢) وفي شعب الإيمان (٩٣٩٨)
ترجمہ: ''جب اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل کیا ہے تو ان کی عزت نہ کرو، اور جب اللہ تعالیٰ نے ان کو دور کر دیا ہے تو تم ان کے قریب نہ ہو جاؤ، جب اللہ تعالی نے ان کو خائن کہا ہے تو تم ان کو امانت دار نہ سمجھو۔''
سوم: مسلمان کے دین کو کوئی نقصان نہ ہو اور وہ اپنے دین کا اظہار کر سکے۔
چہارم: ان کے ساتھ ایسی کوئی تجارت نہ ہو گی جو ان کے دین کے قیام میں ان کی مدد کرے، یا مسلمانوں کے خلاف اس تجارت میں کفار کے ساتھ کوئی مدد و نصرت نہ ہو۔
امام نووي رحمہ اللہ شرح صحیح مسلم (۱۱ج/۱۴۱ص) میں کہتے ہیں : وقد أجمع المسلمون على جواز معاملة أهل الذِّمَّة، وغيرهم من الكفَّار إذا لم يتحقَّق تحريم ما معه، لكن لا يجوز للمسلم أن يبيع أهل الحرب سلاحاً وآلة حرب، ولا ما يستعينون به في إقامة دينهم۔
ترجمہ: مسلمانوں نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ اہل ذمہ اور دوسرے کفار کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے بشرطیکہ اس کا حرام ہونا ثابت نہ ہو، لیکن کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ (کفار میں سے) اہلِ جنگ کو ہتھیار اور جنگی سازوسامان بیچے، یا کوئی بھی چیز جو وہ اپنے مذہب کو قائم کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
اِبْنُ بَطّال رحمہ اللہ کہتے ہیں: مُعَامَلَةُ الْكُفَّارِ جَائِزَةٌ , إلا بَيْعَ مَا يَسْتَعِينُ بِهِ أَهْلُ الْحَرْبِ عَلَى الْمُسْلِمِينَ اهـ . (فتح الباري: ٤/٠١٤)
ترجمہ: کفار کے ساتھ معاملہ کرنا جائز ہے، سوائے اس چیز کے بیچنا جو مسلمانوں کے خلاف کفار میں سے اہل جنگ کی مدد کرتے ہیں۔
یہ وہ شرائط ہیں جن کا لحاظ رکھتے ہوئے مسلمان کفار کے ساتھ تجارت کرسکتے ہیں۔

طالبان:

اب آئیے ان شرائط کے ساتھ طالبان کا موازنہ کرتے ہیں کہ کیا وہ واقعی ان شرائط کے مطابق تجارت کی خاطر کفار سے تعلقات برقرار رکھتے ہیں یا نہیں، بلکہ وہ اس مسئلے کو اپنے کفر کے لیے ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں؟
۱- طالبان کی یہ باتیں سراسر جھوٹ ہیں کہ ہم کافروں سے تجارت کی بنیاد پر تعلقات رکھتے ہیں کیونکہ اگر طالبان کا ہدف تجارت ہوتا تو یہ مقصد ہمسایہ ممالک سے اچھے طریقے سے پورا ہوتا ہے لیکن ان کی دوستیاں، ملاقاتیں اور تعلقات تو امریکہ سے ہے جو بہت دور اور دنیا سے الگ واقع ہیں!

تو معلوم ہوا کہ یہ مال کی تجارت کا معاملہ نہیں بلکہ مسلمانوں کے خون، عزت اور دین کو بیچنے کی تجارت ہے اور امریکہ کے پاس اس قسم کی تجارت کی اچھی منڈی ہے!

۲- طالبان ہمیں دکھائیں کہ وہ امریکہ سے افغانستان کی منڈیوں میں کیا درآمد کرتے ہیں سوائے ہفتہ وار ملین ڈالر کے پیکجوں کے جو وہ درآمد کرتے ہیں اور اپنی عزتوں کا سودا کرتے ہیں؟

تو معلوم ہوا کہ اس نام پر عام لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھانکتے ہیں۔

۳- تجارت کے اپنے اصول ہیں، اپنی وزارت اور ایوانِ تجارت ہوتا ہے، لیکن آج دنیا کے کفار «ارگ» (افغان ایوان صدر) میں آکر بیٹھتے ہیں!

یہاں پر سفارت خانے اور جاسوسی مراکز بنائے ہیں!

۴- ایسے معاملات میں کافروں کی احترام نہ کی جائے، جیسا کہ ہم نے عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کیا ہے؛ تو آج جو خارجی (غیر ملکی) افغانستان آتے ہیں، ان کو خوش آمدید کہنے اور ائیر پورٹ پر ان کا استقبال کرنے کے لیے سارے امکانات مہیا ہوتے ہیں، انہیں خصوصی گاڑیوں اور سیکیورٹی کے ساتھ بڑی عزت و احترام کے ساتھ اپنی بہترین اور ممکنہ جگہوں پر لے جاتے ہیں، وہاں انتہائی محبت کے ساتھ ان کی خدمت کرتے ہیں، بہترین کھانے اور محفوظ مقام کا انتظام ہوتا ہے، یہ ان کے غیر ملکی مہمانوں، حربی کافروں کے ساتھ کا رویہ ہے، اور جگہ بھی ایسی مہیا کرتے ہیں کہ عام لوگ تو کیا گورنروں کی سطح کے لوگوں تک بھی کوئی نہیں پہنچ سکتا!

۵- انہوں نے جو معاہدہ کیا ہے تو وہ چین، روس، ایران اور پاکستان کے ساتھ کیا ہے اور یہ وہ ممالک ہیں جو مسلمانوں کے قاتلوں میں شمار ہوتے ہیں اور امت اسلامیہ کا ان کے ساتھ بہت بڑا حساب باقی ہے، ان کافروں نے مسلمانوں کے ساتھ کونسا ظلم نہیں کیا؟

اور ظلم کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

چین اب ایک براہ راست فوجی کافر ملک ہے جس نے لاکھوں ایغور مسلمانوں کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے، مشرقی ترکستان جو کہ اسلام کی سرزمین ہے؛ ان کے قبضے میں ہے۔

روس؛ افغانستان، شام اور دیگر مقامات پر لاکھوں مسلمانوں کا قاتل ہے!

ایران نے بھی اہل سنت کے خلاف تاریخ میں اپنا بدصورت نام درج کر لیا ہے!

پاکستان نے تو ہمیشہ اسلام اور مسلمانوں کو عالم کفر کے ہاتھوں بیچا ہے۔

تو کیا آپ مسلمانوں کے ان دشمنوں کی مدد نہیں کر رہے اور انہیں تقویت نہیں دے رہے؟!

کیا آپ اب بھی اسے تجارت کہتے ہیں؟!

جی ہاں! یہ تجارت ہے، لیکن مسلمانوں اور ان کی عزتوں کی، مسلمانوں اور ان کے ایمانوں، مالوں، جانوں اور زمینوں کی تجارت، جی ہاں تمہاری غیرت اور ایمان کی تجارت!

آخر میں ایک بار پھر مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ آج طالبان امریکہ اور عالم کفر کی غلامی کے سامنے جھک چکے ہیں، انہوں نے کفر اور ذلت قبول کر لی ہے اور کفار کی نیابت میں مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔

لیکن ان کا کفر روز بروز ظاہر ہوتا جارہا ہے اس لیے وہ اپنے کفر کو مختلف طریقوں سے ڈھانپ لیتے ہیں، لیکن آخر کار اللہ کے حکم سے یہ تمام عذر ختم ہو جائیں گے اور وہ گواہی دیں گے کہ: (وَشَـهِدُوا عَـلَىٰٓ أَنفُسِـهِمْ أَنَّهُـمْ كَانُـوا كَٰفِرِيـنَ).

وصلَّى الله وسلَّم على نبيِّنا محمَّد، وعلى آلِه وصَحْبِه أجمعين۔

صلح کے نام پر۔۔۔

صلح کے نام پر امریکہ نے طالبان کو جمہوریت میں اس لیے لایا ہے کہ کمیونسٹ، خلقی، پرچمی، حزبی، اخوانی اور دیگر جمہوریت پسند اور طالبان مل کر ایک نظام بنائیں، اور یہی جمہوریت کا مقصد اور تصور ہے۔

حالانکہ ڈیموکریسی کفر اور ارتداد ہے، جمہوریت میں نظام بندوں کا ہوتا ہے اور شریعت میں نظام رب العالمین کا ہوتا ہے، وہ اپنے ساتھ کسی بندے کو شریک نہیں کرتا۔
ترجمہ: پس فیصلہ اللہ بلند و بزرگ ہی کا ہے۔[سورۃ غافر:12]

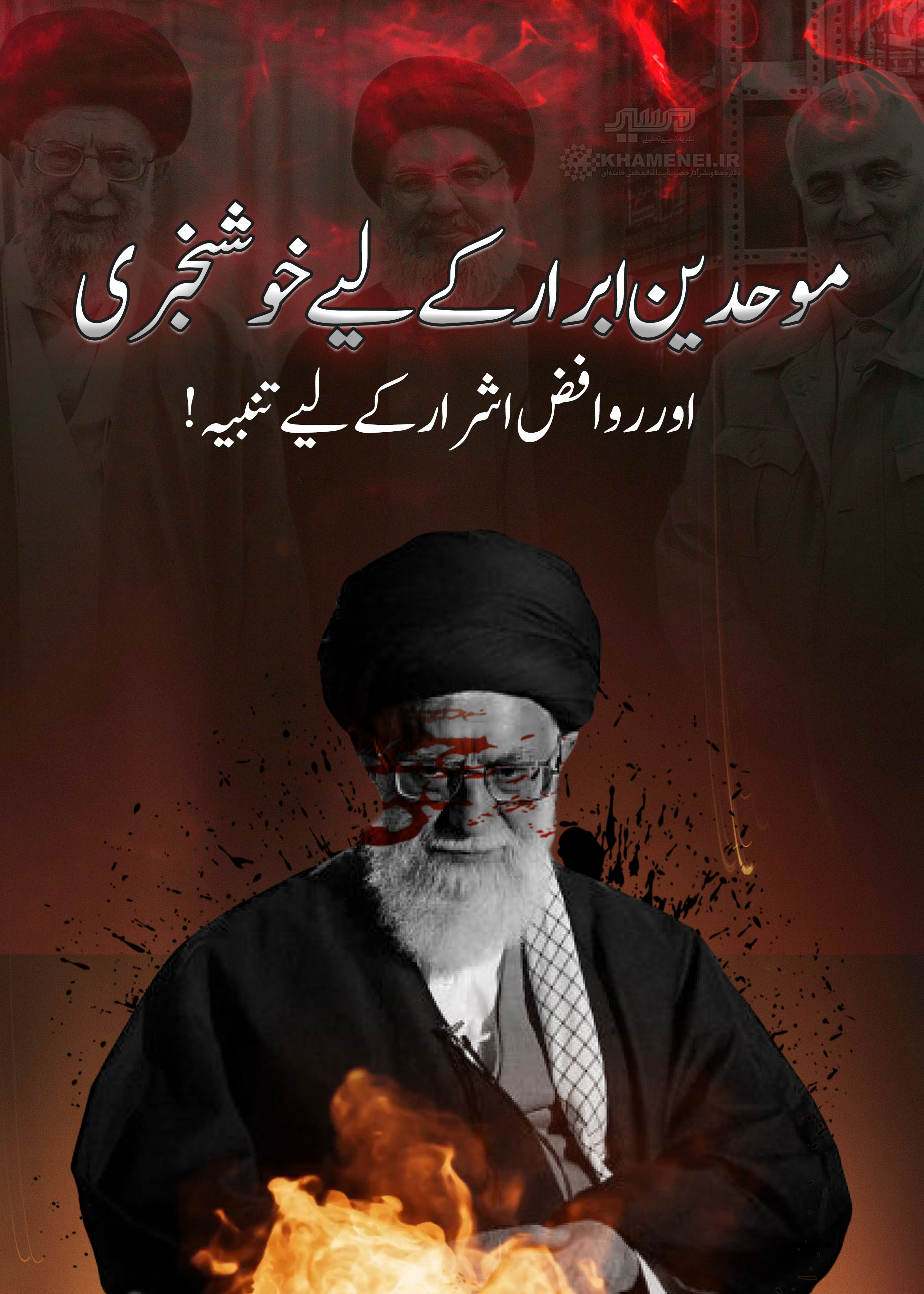
جمہوریت عیسائیت، یہودیت اور مجوسیت کی طرح ایک مستقل دین ہے، اور رب العالمین نے ہمارے لیے یہ نہیں بھیجا ہے، اس نے ہمارے لیے اسلام بھیجا ہے، اللہ تعالیٰ اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول نہیں کرتا۔



رسول اللہ ﷺ کی صلح کبھی ایسی نہ تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے نظام اور قانون کو کسی کی وجہ سے نہیں بدلا، انہوں نے قریش کو کوئی حصہ نہیں دیا، مدینہ میں مطلق حاکمیت رسول اللہ ﷺ کی تھی، وہ الٰہی قانون کے مطابق فیصلے کرتے تھے، اور مدینہ میں سب کچھ مستقل اور خود مختار تھا، یہ مہاجرین اور مسلمانوں کا مرکز تھا...

اور طالبان اپنے معاہدے میں کہتے ہیں: امارت اسلامیہ افغانستان، جسے امریکہ ایک حکومت کے طور پر تسلیم نہیں کرتا، اور اسے طالبان کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کے زیر اقتدار علاقوں میں اس کی ذمہ داریاں رہیں گی جب تک اسے بین الافغانی مذاکرات یا معاہدے کے بعد مذاکرات کے ذریعے ایک نئے افغان اسلامی حکومت تسلیم نہ کیا جائے۔

مؤسسة العزائم الإعلامية


موحدین ابرار کے لیے خوشخبری
اور روافض اشرار کے لیے تنبیہ !
KHAMENEI.IR



الحمد لله رب العالمين معز المؤمنين و مذل الكفار و المرتدين و قاهر الرافضة المجرمين و الصلاة و السلام علي إمام المتقين و سيد المجاهدين و قائد الغر المحجلين الذي بعث بالسيف رحمة للعالمين و علي آله و صحبه الميامين و علي من صار علي نهجهم و اقتفي أثرهم إلي يوم الدين.

اما بعد:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مُّحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (۲۹)

ترجمہ: محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں ۔ تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود ، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی صفت تورات میں اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ گویا ایک کھیتی ہے جس نے پہلے کونپل نکالی ، پھر اس کو تقویت دی ، پھر وہ گدرائی ، پر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تا کہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں۔ اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ [سورۃ الفتح: آیت نمبر ۲۹]

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ امام مالک نے (ليغيظ بهم الكفار) ”تا کہ اللہ ان کے ذریعہ کافروں کے غیظ و غضب میں اضافہ کریں“ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان روافض کی تکفیر کی ہے جو صحابہ کرام سے بغض رکھتے ہیں اور کہا ہے کہ روافض صحابہ سے

بغض رکھتے ہیں اور جو صحابہ سے بغض رکھے گا وہ اس آیت کے مطابق کافر ہو گا۔

اسی طرح اِمام قرطبی رحمہ اللہ اپنے تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ابو عروہ زبیری حضرت زبیر کے بیٹے سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ہم امام مالک بن انس کے پاس بیٹھے تھے لوگوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی شان میں تنقیص کیا کرتا تھا امام مالک نے اس آیت کو پڑھا اور فرمایا: لوگوں میں سے جس کے دل میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایک کے بارے میں بغض ہو تو وہ اس آیت کا مصداق ہو گا۔

امام قرطبی رحمہ اللہ نے امام مالک کے قول کی تصدیق میں فرمایا: امام مالک نے بہت اچھی بات کی اور درست تاویل بیان کی ہے جس آدمی نے ان صحابہ میں سے کسی ایک کی شان میں تنقیص کی یا اپنی روایت میں کسی ایک پر بھی طعن کیا تو اس نے اللہ رب العالمین کا رد کیا اور مسلمانوں کے شرعی احکام کو باطل کیا۔

پھر فرماتے ہیں: جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی ایک کی جھوٹ کی طرف نسبت کریں تو وہ دین اسلام سے خارج ہے، قرآن کریم کا ابطال کرنے والا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طعن کرنے والا ہے۔

اسلامی تاریخ کے اکثر علماء کرام قرآن اور احادیث نبوی کی بنیاد پر روافض کو کافر اور دین سے خارج سمجھتے ہیں۔ اور اس قوم کے کفر پر متواتر دلائل موجود ہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ المسند میں فرماتے ہیں: بزار سے وہ ابراہیم بن حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں «رافضہ» کے نام سے ایک قوم آئے گی اور اسلام سے انکار کریں گی۔

ابو ذرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی شان اور منزلت کو زیر بحث لاتا ہے تو جان لو کہ وہ کافر اور زندیق ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر آپ نے دیکھا کہ کوئی شخص صحابہ کی توہین اور گستاخی کر رہا ہے تو اس پر کفر کا الزام لگا کر اسے مسلمانوں کے دائرے سے نکال دیں۔

روافض کے نام سے مشہور اس مرتد اور ذلیل قوم کی خیانت کسی بھی مسلمان سے جس کی آنکھیں اور دل نور ہدایت اور دین اسلام کی معرفت سے منور ہو؛ ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک گروہ کی شہادت سے، بیت اللہ کے حجاج کو قتل کرنے اور حجر اسود کو چوری کرنے تک نصیر الدین طوسی اور ابن علقمی



رافضی کی خیانت اور سقوط بغداد میں ان دو رافضی شیاطین کا کردار؛ اسماعیلی روافض کے مسلمانوں کے قبلہ اول بیت المقدس پر قبضے تک؛ موجودہ دور میں عراق، ایران، شام، خراسان، یمن اور لبنان میں مرتد روافض کے بے شمار جرائم کسی موحد مسلمان سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

یہ ماضی سے لے کر اب تک امت مسلمہ کی حق میں روافض کی خیانتوں کے ایک چھوٹے سے حصے کا تذکرہ تھا۔

شاید معزز و محترم مخاطب اپنے آپ سے سوال کریں کہ کیا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں روافض نامی مرتدین کا کوئی گروہ موجود تھا؟ سوال کا جواب «ہاں» ہے؛ عبداللہ بن سبا یہودی اور عراق کے بعض قبائل جنہوں نے آل بیت سے محبت کا جھوٹا دعویٰ کیا، نے اس دین اور اس شیطانی فکر کی بنیاد کو بعض صحابہ پر لعنت بھیجنے سے شروع کر دیا۔

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا گھیراؤ کیا، انہیں اور ان کی معزز بیوی کو شہید کر دیا، یہ سبیئہ روافض کی پہلی خیانت تھی جس نے صحابہ کرامؓ اور امہات المؤمنین رضی اللہ عنہم و عنھن أجمعین پر لعنت بھیجنے کا سنگ بنیاد رکھ دیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حسین بن علی کے ساتھ خیانت اس قوم کے دیگر خیانتوں سمیت ایک اور خیانت تھی؛ خط بھیج کر انہیں کوفہ بلایا، اور ان کی شہادت کے مقدمات تیار کرلئے، یہاں تک کہ روافض کے بہت سے علماء اور متفکرین، جیسے: علی شریعتی اور مرتضی مطہری، اور یہاں تک کہ اس ناپاک فرقے کے بعد کے علماء کی کتابیں بھی کھلے عام اعتراف کرتی ہیں کہ حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے ساتھی شیعوں نے شہید کیا تھا۔

اس دور میں شیعہ خلافت کے خلاف ایک اپوزیشن اور سیاسی تحریک کے طور پر ابھرے، اور ان کا اپنا مذہب اور فقہ بھی مکمل نہیں ہوا تھا؛ آل بویہ رافضی کے دور میں جب بغداد احمد بن بویہ رافضی کے ہاتھوں گرا، تو اس نے ۱۳۰ سال تک بنی



العباس کے خلفاء کو اپنا تابع اور فرمانبردار بنایا؛ چنانچہ رفتہ رفتہ رافضی فقہ کی تشکیل اور ظہور کے لیے بستر تیار ہو گیا۔

حسین البحرانی جو روافض کے علماء میں سے ہیں اپنی کتاب (المحاسن) میں کہتے ہیں: نواصبوں (اہل السنۃ) کا مال، جان، عزت اور خون غنیمت ہے۔

روافض کے محدثوں میں سے شیخ صدوق نے داؤد بن فرقد سے اس نے ابی عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ ان سے نواصب (اہل السنۃ) کے قتل کے بارے میں پوچھا گیا تو ابی عبداللہ نے جواب میں کہا: ان کا قتل جائز ہے، اگر ہوسکے تو اس کا سر دیوار سے ٹکراؤ، اور ہوسکے تو جرم کو چھپانے کے لیے اسے پانی میں ڈبو دیں۔

اور صفوی دور کے علماء میں سے حر عاملی نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب (الوسائل الشیعہ) میں اور الجزائری نے اپنی کتاب (الغیبۃ النعمانیہ) میں لایا ہے اور سنیوں کے قتل کو مباح قرار دیا ہے۔

ان نجس روافض پر کوئی دن ایسا نہیں گزرا کہ انہوں نے تقیہ نہ کیا ہو، شاید وہ عام مسلمانوں کے سامنے تقیہ کریں، اور اپنے علماء کی باتوں کا انکار بھی کریں، لیکن جان لو کہ: روافض جھوٹ اور تقیہ والے ہیں، اس لیے جب کمزور ہوتے ہیں تو اپنے باتوں کا انکار کرتے ہیں۔

اللہ کے مقدس شریعت کی عدم موجودگی اور خطہ میں مرتد طواغیت کی حکمرانی نے، رافضی فکر کی ترقی اور وسعت کا بستر تیار



کیا؛ یہ لوگ مرتد کفریہ آئین میں ملکی اور دیہاتی شمار ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے برابر حقوق رکھتے ہیں، اس لیے نجس روافض نے پیراسائٹ کی طرح کثرت سے جنم لیا اور اپنے باطل عقائد پھیلائے۔

ایران میں پانچ صدیوں سے سنیوں کو ذلیل و خوار کیا جا رہا ہے، انتہائی برے حالات میں ہیں اور اپنے ادنی شہری حقوق سے بھی محروم ہیں؛ نئے مسلمان اور توحید پرست نوجوان جو روافض کے گندے اور پلید کفریہ مذہب چھوڑتے ہیں ان کی شناخت، گرفتاری اور پھر پھانسی دی جاتی ہے، مرتضیٰ رادمہر کی شہادت سے لے کر علی مظفریان تک اور درجنوں دوسرے نئے مسلمان بھائی اور بہنیں جنھوں نے شیعہ مذہب چھوڑ دیا۔

اس کے علاوہ بلوچستان سے لے کر ترکمن صحرا، خراسان سے لے کر طالش اور کردستان تک سنی علاقوں کے ساتھ امتیازی سلوک اور ان کے غربت کو نظرانداز کیا جاتا ہے۔

صدیاں گزر گئیں، طاغوتوں نے دوسرے طاغوتوں کی جگہ لے لی، لیکن سنیوں کی حالت اور حیثیت نہیں بدلی۔

لیکن افسوس کا مقام ہے ان کرپٹ مولویوں اور اہل سنت کے گروہوں کے پیروکاروں پر، جو نجس روافض سے عزت اور وقار کے طالب ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : وَلِلَّـهِ الْعِـزَّةُ وَلِرَسُـولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِـينَ وَلَٰكِـنَّ الْمُنَافِقِـينَ لَا يَعْلَمُـونَ (٨)

ترجمہ: حالانکہ عزت تو صرف اللہ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور مومنوں کے لئے ہے، لیکن منافقین یہ بات نہیں جانتے۔ [سورۃ المنافقون: ۸]

اسی طرح فرماتے ہیں: مَـن كَانَ يُرِيـدُ الْعِـزَّةَ فَلِلَّـهِ الْعِـزَّةُ جَمِيعًـا .

ترجمہ: جو کوئی عزت چاہتا ہو اسے معلوم ہونا چاہئے کہ عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے۔ [سورۃ فاطر: ۱۰]

ہاں! میرے موحد بھائیو اور بہنو! عزت اللہ رب العزت، اس کے رسول اور مومنین کےلیے ہے، عزت کا سرچشمہ اللہ رب العزت ہے، تہران کے طواغیت اور روافض سے عزت کی بھیک نہ مانگیں بلکہ اللہ کے احکامات اور فیصلوں پر عمل کرکے عزت کمائیں۔

اے ایران کے سنیو! ہوش میں آو، تم پر نجس روافض کی حکومت ہوئے ۵۴۰ سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، کیا یہ کافی نہیں تھا کہ انہوں نے تم میں سے بہت سے لوگوں کو قتل کیا اور تمہاری مساجد کو تباہ کر دیا؟

کیا یہ کافی نہیں کہ عبدالحمید جیسے درباریوں اور اس کے معاونین نے آپ کی سادگی سے فائدہ اٹھایا اور اپنے لیے بے شمار سرمایہ جمع کرکے ذخیرہ کیا ؟

جبکہ قریب ترین ہسپتال آپ سے میلوں دور ہے، آپ کے پاس پینے کے لیے صاف اور صحت بخش پانی نہیں ہے، کیا یہی ذلت و رسوائی کافی نہیں؟

کیا آپ کے لیے یہ کافی نہیں تھا کہ آپ نے پچھلے سال کے احتجاج میں اپنے سینکڑوں پیاروں اور نوجوانوں کو کھو دیا، جس میں مکی مسجد پر حملہ بھی شامل تھا، جب کہ رافضی اپوزیشن کے ساتھ ایک چھتری تلے گھل مل کر آپ کے جنسی آزادی کے نعرے آپ پر ہنس پڑے۔

کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں، کہ یہ نجس رافضی حجاب اور نقاب کی وجہ سے تمہاری عورتوں کی عفت کی توہین کرتے ہیں؟

سوچو کہ خامنہ آی کا طاغوت ختم ہو گیا، آنے والا طاغوت سنیوں

کے ساتھ کیا کرے گا ؟ وہ تم سب کو علیحدگی اور آزادی چاہنے کے جرم میں مار ڈالیں گے، وہی کام جو نجس رافضی خمینی نے کردوں اور ترکمنوں کے اہل سنت کے ساتھ کیا۔

آپ کو یہ حقیقت جلد یا بدیر معلوم ہو جائے گی، کہ رافضی اور شیعہ ایران کی مرتد حکومت کے درمیان اختلافات صرف آپس کے کشمکش ہیں یا شیعہ اور شیعہ کے درمیان تصادم؛ اس سے آگے کچھ نہیں۔ دوسری طرف خامنہ آی کی حکومت کے مخالفین صرف فقیہ کے خلاف ہیں نہ کہ پورے شیعہ مذہب کے۔

کیا مطلب ؟ یعنی شیعہ مذہب ایک سرکاری مذہب رہے گا، اور یہ ایران کے لوگوں کا حصہ رہے گا، بالکل پہلوی حکومت کی طرح یہی مسئلہ ہے کہ رافضی مرجعیت اور روافض آسانی سے حکومت کو سنیوں کے خلاف بھڑکا سکتے ہیں، اور حکومت اکثریت میں اپنی اعتبار کھونا نہیں چاہتی۔

تاہم، آزمائش اور غلطی کی مدت ختم ہو چکی ہے، اب کارروائی کا وقت ہے. ورچوئل اسپیس پر جائیں اور دیکھیں کہ خامنہ آی حکومت کے مخالفین کا اسلام کے خلاف کیا ردعمل ہے؟ سوائے اسلام اور صحابہ کرام کی اہانت کے، یہ بالکل وہی کام ہے جو خامنہ آی حکومت کے حامی کر رہے ہیں، اس فرق کے ساتھ کہ پہلا گروہ تقیہ نہیں کرتا اور دوسرا گروہ اپنے اقتدار کی بقا کے لیے تقیہ کرنے پر مجبور ہے۔

اگر آپ ان دو گروہوں کو باریک نقطہ نظر سے دیکھیں تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ: ان دونوں گروہوں میں کوئی خاص فرق نہیں ہے؛ ایک تو اقتدار میں ہے، اور فرقہ وارانہ تعصب کی بنا پر ایران، شام، عراق اور یمن کے سنیوں کو قتل کر رہا ہے، اور دوسرا سنی مخالف گروہ، جو خامنہ آی کے مخالف ہیں، زیادہ تر قوم پرست ہیں، اور مخالفت بھی قومی تعصب کی بنا پر ہے؛ اس لیے دوسرے گروہ کا کہنا ہے کہ صفویوں نے شیعہ مذہب کو رسمی بنا کر موجودہ ایران کو شناخت دی اور اس ملک کو عالم اسلام سے الگ کر دیا؛ اور شیعہ مذہب، کو صرف اپنے مقاصد کے حصول جیسے: ایران شہر علاقے (جو مجوسی ساسانی سلطنت کا حصہ تھا) کی سرزمین کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے؛ بہانہ بنایا ہے۔

اس لیے پیارے بھائیو اور بہنو! جو اس مضمون کو پڑھتے ہیں، ہوش





میں آئیں اور دوسرے مسلمانوں کو بھی روافض کے خطرے اور برائی سے آگاہ کریں۔

مسلمانوں کی اجتماعی زندگی میں شریعتِ الٰہی کے فقدان کی وجہ سے ذلت، غلامی، تسلیمی اور اسیری کا برسوں نہیں بلکہ صدیوں بعد؛ اللہ تعالیٰ نے دین و سنت کو زندہ کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسب میں سے ایک شخص کو زمین میں تمکین عطاء فرمائی، وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ شیخ ابراہیم بن عواد البدری جن کا عرفی نام ابوبکر البغدادی تھا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس جلیل القدر شیخ کو عزت اور تمکین دی اور دنیا بھر سے مجاہدین اور عام مسلمان آپ پر جمع ہوئے۔

ایک ہی وقت حشد رافضی، پیشمرگہ، بشار نصیری کے ملیلیشیا، رافضی ایران، حزب الشیطان، شام، نائیجیریا، افریقی صوبوں، مشرقی ایشیا، لیبیا اور سیناء میں طواغیت اور قومی جماعتوں کے ساتھ برسرپیکار تھے۔

اگر دین اسلام کے دشمنوں کی کمان سے نکلنے والے تیروں کی ہدف کو بغور دیکھا جائے تو سارے دولت اسلامیہ کی طرف جاتے ہیں اور یہ خود اس مومن جماعت کے منہج کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

صحابہ کرام کی سیرت کا مطالعہ کرنے اور قرآن پاک کی مبارک آیات کی طرف رجوع کرکے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ امتحانات اور آزمائشیں مومن کی زندگی کا حصہ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ مومنوں کو آزماتا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاءَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ (١٤٠) وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ (١٤١)

ترجمہ: اس وقت اگر تمہیں چوٹ لگی ہے تو اس سے پہلے ایسی ہی چوٹ تمہارے مخالف فریق کو بھی لگ چکی ہے۔ یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔ تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا ہے کہ اللہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تم میں سچے مومن کون ہیں ' ان لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی راستی کو گواہ ہوں کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں۔ [سورۃ آل عمران: ۱۴۰, ۱۴۱]

لیکن ان بیمار دل منافقوں کے جواب میں جو دولتِ اسلامیہ کے حامیوں کو کہتے ہیں کہ شام اور عراق کے شہروں، دیہاتوں اور علاقوں پر اب دولتِ اسلامیہ کا تسلط نہیں رہا اور فلاں فلاں امیر، کمانڈر یا خلیفہ شہید ہو گیا، تو ہم جواب میں کہیں گے کہ جس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی شریعت ایک دن کے لیے حاکم ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ اس پر ہزار دن تک طواغیت کا حکم جاری ہو اور کفریہ قوانین کے تحت لوگوں پر حکومت کی جائے؛ تاہم دولت اسلامیہ کی حکومت نے اس سرزمین پر اللہ تعالیٰ کی شریعت بھی نافذ کر دی، اور عین نبوی منہج کے مطابق ہجرت اور جہاد بھی کیا، جو کہ بہت بڑی کامیابی ہے اگرچہ بعض لوگوں کے ہاں یہ کوئی پیش رفت اور کامیابی نظر نہیں آتی؛ اگر



مانا جائے کہ کچھ بھی نہیں ہوا پھر بھی دولت اسلامیہ کم از کم حق اور باطل میں تمیز کرنے کا معیار تو بن گئی۔

شام کے صحوات اور خلیج کے سروری اور مدخلی مشائخ دولت اسلامیہ کو رافضی ایران اور نصیری بشار اسد کا غلام سمجھتے تھے، دوسری طرف نصیریہ اور روافض دولت اسلامیہ کو خلیجی عرب ممالک جیسے سعودی عرب اور قطر کے کرائے کے فوجی سمجھتے تھے، امریکہ نے روس پر دولت اسلامیہ کی حمایت کا الزام لگایا اور روس نے امریکہ پر دولت اسلامیہ کی ایجاد اور تخلیق کا الزام لگایا۔

تاہم عملی طور پر یہ تمام ممالک، طواغیت، سیاسی جماعتیں اور عسکری گروہ اپنے سیاسی اختلافات اور متضاد مفادات کے باوجود دولت اسلامیہ کے خلاف متحد ہو گئے، اور سیاسی، ثقافتی، اقتصادی اور جنگی میدانوں میں دولت اسلامیہ کے خلاف ایک جامع جنگ شروع کی۔

لیکن دولتِ اسلامیہ کی پسپائی کے ساتھ ہی کفار کے درمیان مفادات کا ٹکراؤ ظاہر ہوا، روس اور امریکہ یوکرین میں ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ اخوانی حماس اور رافضی حزب الشیطان، پہلی براہ راست اور دوسری بالواسطہ طور پر ایران کی جانب سے غیر مرئی یہودی ریاست کے ساتھ جنگ میں مصروف ہیں؛ عراق میں شیعہ گروہوں اور جماعتوں کے درمیان اس ملک میں مستقبل کی نامعلوم سیاست اور دیگر چیزوں کے بارے میں اختلافات؛ یہ تمام اختلافات اس حقیقت کے گرد گھومتی ہیں کہ یہ تمام کفار اپنے سیاسی اختلافات اور مفادات کے تصادم کے باوجود دولت اسلامیہ کے خلاف متحد ہو گئے اور یہ اس منہج کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

امراء اور خلفاء کی شہادت کے بارے میں ہم کہتے ہیں کہ: کسی امیر یا خلیفہ کی شہادت نہ صرف ایک فخر اور خوشی کی بات ہے بلکہ ان کے اسلام کے قوانین پر پختہ ایمان اور یقین کی علامت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا (٢٣)

ترجمہ: مومنوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا، ان میں سے کوئی تو اپنی ذمہ داری پوری کرچکا ہے اور کوئی موقع کا انتظار کر رہا ہے اور اپنے عہد میں ذرا برابر بھی تبدیلی نہیں لائی۔ [سورۃ الأحزاب: ٢٣]

امراء اور خلفاء کی شہادت ان کے لیے اور دولت اسلامیہ کے لیے عزت، شان اور وقار کے سوا کچھ نہیں، جب کہ خراسان میں طالبان اور ادلب میں جولانی کے کمانڈر امریکی ڈرون اور طیاروں کی نگرانی میں ہیں، پھر بھی وہ اپنے روزمرہ کے امور بلا خوف و خطر جاری رکھے ہوئے ہیں؛ یہاں آپ کو اپنے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ ان میں اور دولت اسلامیہ میں کیا فرق ہیں؟ دولت اسلامیہ نے اللہ کی شریعت کو مضبوط کرنے، کافروں سے لڑنے اور مسلمانوں کو ظالموں کی قید سے بچانے اور چھڑانے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی؛ اور سائیکس بیکو کی جھوٹی سرحدیں جو ایک صدی سے امت مسلمہ کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے کی سبب بنی ہے تسلیم نہیں کیا اور اپنے راسخ منہج سے انحراف نہیں کیا؛ لیکن دوسری طرف ادلب میں جولانی اور خراسان میں طالبان نے گرگٹ کی طرح ہر روز ایک رنگ اختیار کیا اور اپنے باطل نظریے کو ایک باطل سے دوسرے باطل میں بدل دیا اور اس طرح وہ کفر و ارتداد کی منزلیں طے کرتے رہے،

اس لیے مغرب نے انہیں قابل قبول سمجھا۔

اے ایران کے اہل سنت! ان تمام تفصیلات کے ساتھ جو بیان کی گئی ہیں، ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالی اور اس کے بعد دولت اسلامیہ کے مجاہدین کے علاوہ آپ کے پاس کوئی اور ناصر اور مددگار نہیں؛ جنہوں نے ۲۰۱۷ میں خمینی کے شرکی مزار پر، ۲۰۲۲ کو ستمبر کے مہینے میں طاغوتی مجلس کی تعمیر پر، احواز کے فوجی ہتھکنڈوں اور شاہ چراغ کے شرکی معبد پر حملے کرکے یہ ثابت کر دیا کہ یہ شام اور عراق میں دولت اسلامیہ کے مجاہدین کے ہاتھوں ایران کے ان کمانڈروں اور سپاہیوں کے علاوہ ہے جو وہاں مارے گئے ہیں۔

اس سلسلے میں عبدالحمید اسماعیل زہی کی قیادت میں درباریوں نے ان ذلیل روافض کو شہداء کے نام لینے اور ان حملوں کی مذمت کے سوا کچھ نہیں کیا، عبدالحمید کے انصار شاید کہیں کہ یہ مصلحت ہے؛

لیکن مصلحت کس کا؟ مسلم عوام کا مصلحت یا عبدالحمید اور ان جیسے دوسرے شیطانوں کا ذاتی مصلحت جنہوں نے لوگوں کی غربت اور سادگی سے فائدہ اٹھایا اور اپنے لیے بہت سا سرمایہ اور دولت جمع کیا۔

شاید آپ کہیں کہ دولت اسلامیہ کی حمایت اور اس کے مداخلے کو دشمن ایران میں سنیوں کے قتل عام کے لیے بہانے کے طور پر استعمال کرے گا؛ تقریباً ۵۴۰ سال ہوچکے ہیں آپ کو ایران نامی سرزمین میں قید ہوئے، جس کی تاریخ آپ نے خود بنائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اسے فتح کیا، اب نجس روافض کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوتے جا رہے ہو۔

کیا اتنے عرصے تک دولت اسلامیہ موجود تھی؟ کیا اس وقت دولت اسلامیہ موجود تھی جب انہوں نے طاغوت محمد رضا پہلوی اور رفیع موسیٰ صدر کو لبنان بھیجا اور لبنانی عیسائی اور رافضی میلیشیا کو مسلح کیا اور انہیں فوجی تربیت دی؟

کیا اس وقت دولت اسلامیہ موجود تھی جب پہلوی زابلی ناپاک نے مرتد روافض کو بلوچستان اور ترکمن صحرا کی سرزمین پر لاکر ہزاروں بلوچ اور ترکمن سنیوں کو بھگایا اور قتل کیا؟

اپنے آپ کو دھوکے میں نا ڈالیں؛ دونوں صورتوں میں، آپ قیمت ادا کریں گے، یا تو دولت اسلامیہ کے ساتھ یا اس کے بغیر، اگر دولت اسلامیہ آتی ہے تو شاید نجس روافض سنی علاقوں پر بمباری کریں، لیکن جہاد کے ساتھ، ہم بدلہ لے سکتے ہیں اور انہیں مار سکتے ہیں، اور روافض کے شہروں میں استشہادی اور انغماسی کارروائیوں کی منصوبہ بندی کر سکتے ہیں، جیسا کہ شیخ ابو مصعب الزرقاوی تقبلہ اللہ کے دور میں ہوا، جو عراق کے ناپاک روافض کے خلاف کی گئی تھی؛ سنی عوام کے بہائے گئے ہر خون کے بدلے میں دولت اسلامیہ کے مجاہدین نے کئی روافض کو جہنم بھیج دیا۔

لہٰذا اگر دولت اسلامیہ نہ ہو تب بھی آپ معاوضہ ادا کریں گے، اور ان متعہ کی ناپاک اولاد کی صرف ذلت، بربادی، حقارت اور تذلیل ہی آپ کے بیٹوں اور پوتوں کی وراثت میں رہ جائے گی۔

اور رفتہ رفتہ آپ کے علاقوں کو غریب کر کے، آپ کو آپ کے حقوق سے محروم کر کے، اور آپ کو کچھ خائن اور درباری ملاؤں اور سیاسی ماہرین کی مدد سے خاموش کر کے معروف کہاوت کے مطابق، آپ کے سر روئی سے کاٹ ڈالیں گے؛ جیسا کہ پہلے بھی ایسا کر چکے ہیں۔

اور ایک دن ایسا بھی آئے گا جب لوگ کہیں گے کہ کبھی



بلوچستان یا کردستان کی اکثریت سنی تھی لیکن آج ان میں کچھ بھی نہیں بچا اور ان کی آبادی کم ہو گئی ہے اور ان کی جگہ مہاجر روافض نے لے لی ہیں۔

آخر میں ہم ایران میں دولت اسلامیہ کے حامیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ہمیں صرف فتح و نصرت کے لیے نہیں بلکہ جہاد اور قتال کے لیے بلایا ہے، اور شہادت بھی ایک قسم کی فتح اور سعادت ہے، بیمار دل اور منحرف لوگوں کی باتیں نہ سنیں، وہ آپ کو مایوس کرنے کے لیے وہ باتیں بتاتے ہیں جو انہوں نے اپنے شیطانوں سے سیکھے ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے: وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ (١٢١)

ترجمہ: اور شیطان تو اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ تم سے کج بحثی کریں اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو پھر سمجھ لو تم بھی شرک کرنے والے ہوئے۔ [سورة الأنعام: ١٢١]

٢٠١٩ کے آغاز میں صرف الباغوز کا سرحدی گاؤں دولت اسلامیہ کے قبضے میں رہا جس کا رقبہ ٣ مربع کلومیٹر سے زیادہ نہیں تھا اور امریکی جنگی طیاروں کی طرف سے دن رات بمباری کی جاتی رہی اور PPK کے جنگجوؤں نے سارے علاقے کو گھیر لیا تھا، لیکن پھر بھی مومنوں کو اپنے رب سے دوبارہ تمکین کی امید تھی۔

اس وقت برکینا فاسو، مالی، موزمبیق، کانگو اور نائجر کے مجاہدین نے دولت اسلامیہ سے بیعت کی، اور آج اللہ کے فضل سے افریقی صوبوں کے اہم علاقے دولت اسلامیہ کے کنٹرول میں ہیں۔

جان لیں کہ ہم اپنے خلیفہ کو ان کے قول و فعل سے جانتے ہیں، نہ کہ کیمرے کے سامنے مختلف نامہ نگاروں کے بار بار انٹرویوز سے، جیسے ادلب میں مرتد جولانی اور خراسان میں مرتد طالبان رہنما؛

دولت اسلامیہ کے حامی شیخ ابي ابراہیم الہاشمی تقبلہ اللہ کو طاغوت کی جیلوں پر حملے کے ماسٹر مائنڈ کے طور پر جانتے ہیں؛ جب، جنوری ٢٠٢٢ میں، دولتِ اسلامیہ کے ١٢ مجاہدین نے الحسکہ شہر میں غویران کی جیل پر حملہ کیا، اور سینکڑوں قیدیوں کو آزاد کرایا، اسی وقت دولت اسلامیہ کے حامیوں نے اپنے گمان کے صحیح ہونے کی تصدیق کی تھی۔

حتی شیخ ابو ابراہیم الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد بھی اور شیخ ابي الحسن الہاشمی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے چند دن بعد آزاد فوج کے مرتدین کے ہاتھوں درعا شہر کے جاسم قصبے میں شیخ ابي الحسن الہاشمی تقبلہ اللہ کی شہادت کے چند دن بعد، دولت اسلامیہ کے مجاہدین نے شاہ چراغ مبارک آپریشن کی منصوبہ بندی کی، اور رافضی خامنہ آی کے چہرے پر ایک اور زوردار تھپڑ مار دیا۔

اے حق کے مناصرین اور اے موحدین! صبر و استقامت اختیار کرو اور مجاہدین کی حمایت میں کسی چیز سے کوتاہی نہ کرو۔

اور نجس روافض کے لیے ہمارا پیغام یہ ہے کہ تمہاری غداری اور رسوائی سے بھری تاریخ، اور تاریخ میں تمہارے جرائم اور مظالم کو کبھی نہیں بھولیں گے؛ وہ دن دور نہیں جب جہاد کا پانی ایران تک پہنچ جائے گا اور اس وقت جو کچھ ہم نے



تمہارے کتوں کے ساتھ عراق، شام، یمن اور خراسان میں کیا تھا، وہی ہم تمہارے ساتھ شیراز، اصفہان اور احواز میں کریں گے۔

جس دن ہم تم سے ملیں گے، ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ نہیں ہو گا، سوائے ان عراقی اور شامی بچوں اور عورتوں کی تصویروں کے جو تم لوگوں کے ہاتھوں شہید ہوئے، وہ تمام گستاخی اور توہین کی نسبت جو تم نے ہماری والدہ عائشہ صدیقہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف کی ہے ، کو نہیں بھولیں گے ۔

اور تم لوگوں نے ہماری مقدسات کی جو توہین کی ہے ہم اسے مسلمانوں کو تمہارے خلاف بھڑکانے کے لیے استعمال کریں گے، عنقریب تم ابو مصعب الزرقاوی تقبلہ اللہ جیسے ایام عراق کا مشاہدہ کروگے۔

اللہ کی قسم تمہاری کمزوری اور زوال کے دن بہت قریب ہے اور یہ تمہارے آخری سانسیں ہیں۔

اے نجس روافض، ایران میں مجاہدین کے حملے اور آپریشن کبھی بھی آخری نہیں ہوں گے، بلکہ اس کے برعکس مستقبل میں اہم اہداف اور بہت سے جانی نقصان کے ساتھ بڑی کارروائیوں کا معاملہ ہو گا۔ مسلمانوں کے خون جو تم نے بہائے اس کا بدلہ لیں گے؛جس کی وجہ سے تم نے مومنین کے دلوں میں بغض نفرت اور انتقام کے بیج بوئیں ہیں۔

اس پر یقین رکھو کہ ہم تم سے کئی گنا زیادہ خون بہائیں گے جو تم نے بہایا ہے؛ ہم تمہارا ناپاک خون زمین پر بہا دیں گے اور تمہاری لاشیں کتوں کی خوراک بن جائیں گی اور ایک دن آئے گا جب کوئی کتا بھوکا نہ رہے گا کیونکہ وہ تمہاری لاشوں کو کھا جائے گا۔

یہ سمجھ لو اے ذلیل کتو! ہم شام کے صحوات اور مرتد طالبان نہیں ہیں کہ تم سے صلح اور مذاکرات کریں۔ ہمارے مذاکرات استشہادی آپریشن ہوں گے اور ہماری صلح ہمارے میزائل اور گولیاں ہوں گی۔ ان شاءاللہ

اے احمق قوم! تمہارے طاغوت خامنہ آئی نے تمہیں جو سیکورٹی فراہم کی ہے وہ مکڑی کے گھر سے بھی سست اور کمزور ہے، جان لیں کہ نہ تمہاری فوج، نہ سپاہ اور نہ ہی بسیج ہمارے مقابلے میں کھڑے ہو سکیں گے۔

ہزارہ نجس روافض کی انجام سے عبرت حاصل کریں کہ ہم نے انہیں کتوں کی طرح خراسان کی سرزمین سے نکال کر ایران کی طرف منتقل کیا؛ دولت اسلامیہ کے حملوں سے خوفزدہ ہو کر ایران میں پناہ لی، ایک ایسا ملک جو اپنے روافض کی دفاع کرنے اور ان کی معاشی حالت کو درست کرنے سے بھی قاصر ہے۔

نجس ہزارہ قوم سے پوچھیں کہ ہم نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا، مطمئن رہیں کہ ہم آپ سے بھی اپنا حساب بہت بُرے انداز سے طے کریں گے۔

ہمارا آخری پیغام خاص طور پر اسلام کی طرف منسوب سرحدی محافظوں اور پولیس اور خاص طور پر مرتد ایرانی مسلح افواج اور جاسوسوں کے لیے ہے، اللہ تعالیٰ کی قسم ہم مسلمان عورتوں اور مردوں کی طرف بڑھے ہوئے ہر ہاتھ کو کاٹ دیں گے ہم ان آنکھوں کو باہر نکالیں گے جن کی جاسوسی کا ارادہ ہے، اس زبان کو گلے سے نکال دیں گے جو امہات المؤمنین اور صحابہ کرام کی توہین کرتی ہے اور آپ کے باغی اور سرکش گردنوں کو تن سے جدا کریں گے، وہی کچھ جو ہم نے شام میں نصیریہ اور عراق میں روافض کے ساتھ کیا تھا۔

ہم تمہارے جسموں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے اور تمہارے دماغ پھاڑ دیں گے، اسلام کی خاطر اور مسلمانوں کی حرمت کے دفاع کے لیے، اللہ کی شریعت کی مضبوطی اور کفر و ارتداد کی نابودی کے لیے، جان لو کہ فتح کا وعدہ قریب ہے، اور بہت جلد تمہاری طرف آئے گی۔

وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَى أَمْرِهِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ

و الحمد لله رب العالمين

مؤسسة العزائم الإعلامية



کفار سے صلح اسلام کا قانون نہیں!

صلح حدیبیہ: سب سے پہلے تو ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ کفار کے ساتھ صلح کرنا اصل مقصد نہیں ہے، بلکہ یہ ایک ذریعہ اور طریقہ ہے جس سے ہم اور آپ اپنے اصل ہدف تک پہنچتے ہیں۔

کیا یہ مجاہدین کی ڈھیر ساری محنتیں، بھوک، پیاس، بے گھر ہونا، زخم اور شہادتیں، مجاہدین کی کفار سے صلح کروانے کے لیے ہیں؟

نہیں! ان تمام قربانیوں اور تکالیف سے گزرنے کا ہرگز یہ مقصد نہیں ہے، اسلام کے سیاسی نظام میں کفار کے ساتھ صلح ایک ہنگامی اور عارضی صورت حال ہے اور یہ اصل مقصد نہیں ہے، اگر آپ اور میں کفار سے کسی زمانے میں صلح کر لیتے ہیں، کیا ہمارا یہ صلح اسی لیے ہیں کہ ہم اپنے اصل مقصد تک پہنچ سکیں، تو ہمارا اور آپکا اصل مقصد کیا ہیں؟

اسلامی سیاسی نظام کے ڈھانچے میں مجاہدین کے عمومی اہداف اللہ کے دین کو بلند کرنا، جہاد اور امت اسلامیہ کے مفادات کا حصول اور تحفظ ہے۔

اسلام کے سیاسی نظام میں صلح کوئی اصل (قانون) نہیں ہے، یعنی یہ کوئی ایسا رکن نہیں ہے کہ اگر ہم ایسا نہ کریں گے تو ہمارا اسلام نامکمل رہے گا، یا یہ کہ ہم اپنی منزل اور اصل مقصد تک نہ پہنچ سکیں گے۔



دولت اسلامیہ

کا انتخاب کیوں ضروری ہے؟



آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بعد حق و باطل دونوں کی طرف دعوت کا آغاز ہوا؛ آدم علیہ السلام کے پیروکار لوگوں کو حق کی طرف دعوت دیتے تھے اور شیطان کے پیروکار لوگوں کو باطل کی طرف دعوت دیتے تھے؛ دعوت کا یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

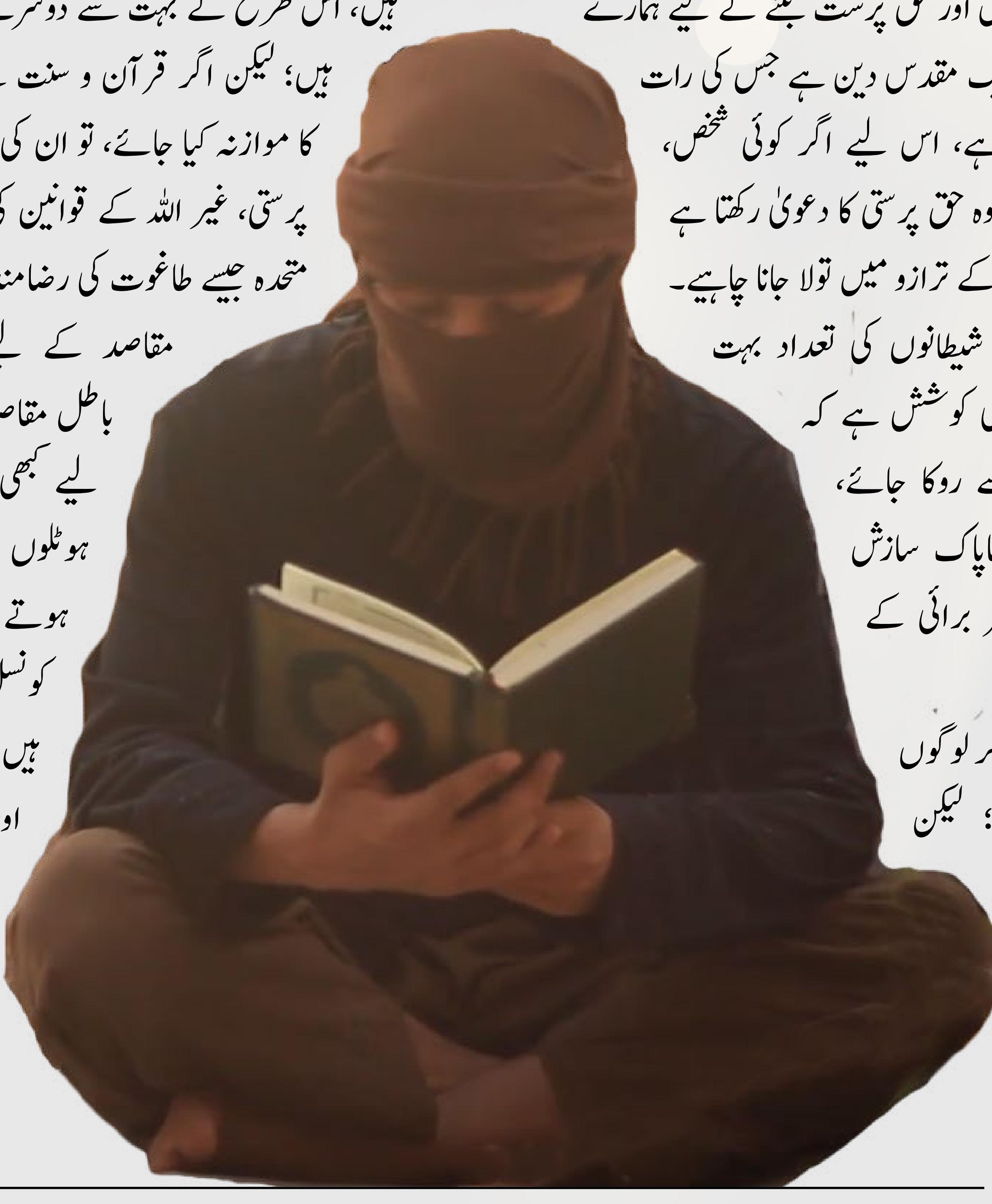
لیکن آج کل شیطان کے پیروکار بہت زیادہ ہیں اور مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اس لیے بہت سے لوگ حق و باطل میں الجھن کے شکار ہوئے ہیں؛ اگر کوئی انتہائی دقت سے کام نہ لے تو اس بات کا بہت کم امکان ہے کہ وہ شیطان کے چنگل سے نجات پا کر راہ راست پر آجائے؛ لیکن شیطان کی ان گنت چالوں اور سازشوں کے باوجود حقیقت آج بھی سورج کی طرح روشن، چمکدار اور ہر کسی کو دکھائی دیتی ہے، مگر جن کی آنکھیں بند اور کان بہرے ہیں۔

الحمدللہ کہ حق کی تلاش اور حق پرست بننے کے لیے ہمارے اور آپ کے سامنے ایک مقدس دین ہے جس کی رات دن کی طرح روشن ہے، اس لیے اگر کوئی شخص، کوئی جماعت یا کوئی گروہ حق پرستی کا دعویٰ رکھتا ہے تو اسے قرآن و سنت کے ترازو میں تولا جانا چاہیے۔

عصر حاضر میں انسی شیطانوں کی تعداد بہت زیادہ ہیں، اور سب کی کوشش ہے کہ لوگوں کو راہ حق سے روکا جائے، اس لیے اپنے اس ناپاک سازش کی تعمیل کے لیے ہر برائی کے مرتکب بنتے ہیں۔

بعض توحید کا نام لے کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں؛ لیکن جب ان کے اعمال کا قرآن و سنت سے موازنہ کیا جائے تو سب سے بڑھ کر توحید کو تباہ کرنے والے اور شرک کے داعی یہی لوگ ہوتے ہیں ، جیسے : پاکستان کے نام نہاد اہل حدیث : (مرکزی جمعیت اہل حدیث+مرکزی جمعیت اہل حدیث عالمی+جمعیت اہل حدیث پاکستان+ جماعت غرباء اہل حدیث+ تنظیم اہل حدیث+ملی مسلم لیگ+اللہ اکبر تحریک۔۔۔)، عرب دنیا کے مدخلی اور آل سلول کے شیوخ وغیرہ جو مسلمان نوجوانوں کو توحید کے نام پر راغب کرتے ہیں اور پھر انہیں طواغیت کے خادم کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

بعض لوگوں نے جہاد، استقامت اور ایثار و قربانی کا جھنڈا اٹھا رکھا ہے، اور امت اسلامیہ کے نوجوانوں کو یہ کہہ کر دھوکہ دے رہے ہیں کہ ہم شرعی جہاد کر رہے ہیں، کفر کی جڑیں اکھاڑ پھینکنے والے ہیں، عالم اسلام کی آزادی کی خاطر لڑ رہے ہیں، اس طرح کے بہت سے دوسرے نعرے لگا رہے ہیں؛ لیکن اگر قرآن و سنت سے ان کے اعمال کا موازنہ کیا جائے، تو ان کی ساری جنگ وطن پرستی، غیر اللہ کے قوانین کی پاسداری، اقوام متحدہ جیسے طاغوت کی رضامندی اور دیگر باطل مقاصد کے لیے ہے؛ اور ان باطل مقاصد کے حصول کے لیے کبھی ماسکو اور قطر کے ہوٹلوں میں چکر لگا رہے ہوتے ہیں، کبھی سلامتی کونسل سے التجا کرتے ہیں، اور کبھی روافض اور صلیبیوں کے محور و اتحاد میں شامل ہوتے ہیں؛ تو جہاد نامی مقدس جنگ



ایک طاغوت کو نکالنے اور دوسرے طاغوت کی حکمرانی لانے کی جنگ بن جاتی ہے اور شریعت مفادات اور خواہشات پر قربان ہوجاتی ہے؛ اس لیے موجودہ حالات میں ایسی صف کا انتخاب ضروری ہے جو مکمل طور پر قرآن و سنت کے منہج پر عمل پیرا ہو اور اس کے ماننے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوں؛ اور یہ صف صرف توحید اور جہاد کے زیور سے آراستہ دولت اسلامیہ کی صف ہے۔

* دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کیونکہ اس ریاست پر مومنین کی جماعت جمع ہیں، آپ دیکھ رہے ہیں کہ فلپائن سے لے کر اندلس تک اور قفقاز سے لے کر موزمبیق تک مومنین صرف اسی ریاست پر جمع ہیں؛ کوئی ہمیں ایسی جماعت یا لوگ نہیں دکھا سکتے کہ جس پر ایک علاقے کے علاوہ دوسرے مومنین بھی جمع ہوں۔

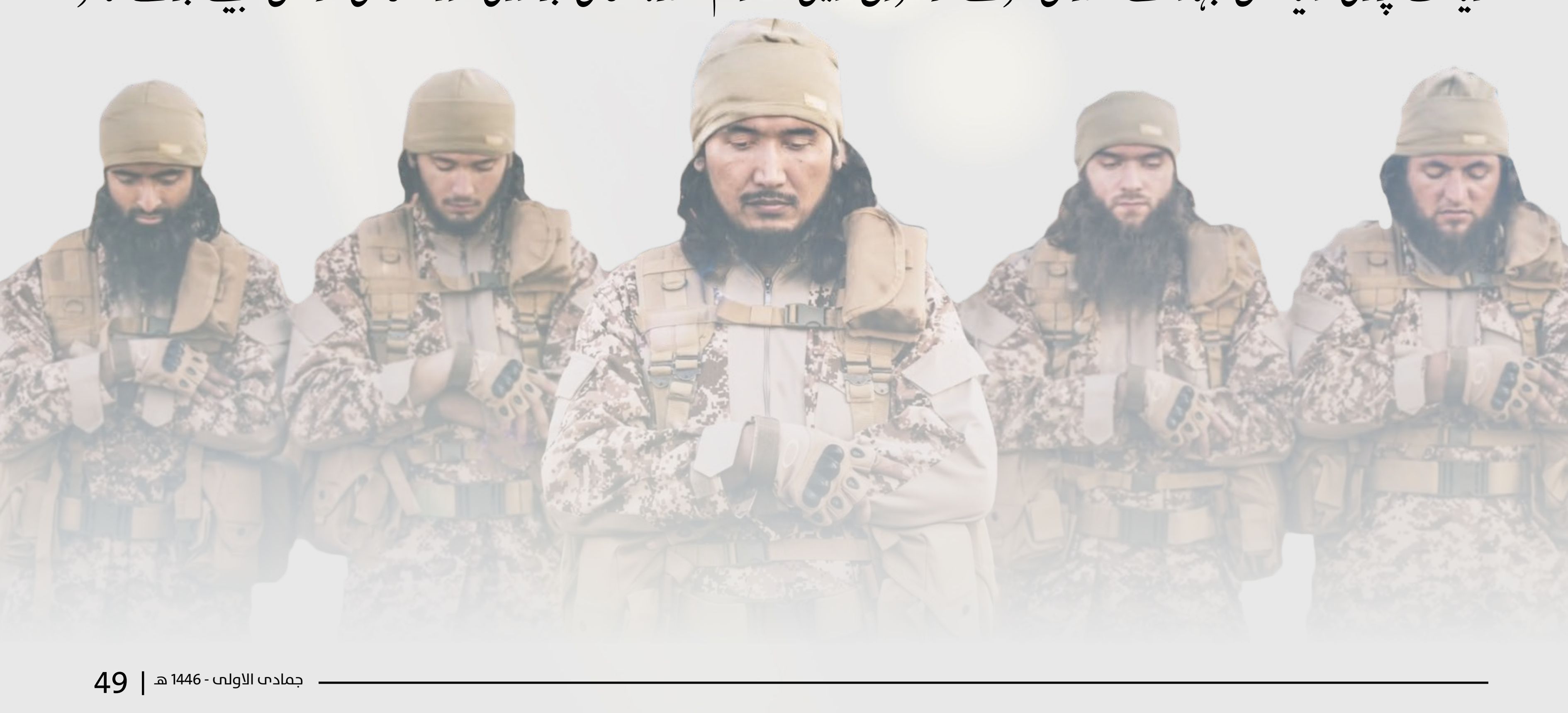
* دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کہ اس ریاست میں صرف اہل السنۃ موجود ہیں؛ روافض، مرجئہ، خوارج، جہمیہ، قدریہ اور معتزلہ جیسے باطل فرقوں کے پیروکاروں کی کوئی وجود نہیں، اور اس ریاست کا عقیدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین کا عقیدہ ہے اور منہج بھی مکمل طور پر نبوی ہے۔

* دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کہ یہ ریاست پوری دنیا میں جہاد کے مقدس فریضے کو فروغ دیتی ہے، نہ وطن پرستی اور قومیت کے لیے لڑتی ہے اور نہ سائیکس بائیکو کے فرضی خطوط کے لیے، نہ عہدے کے لیے لڑتی ہیں، نہ دولت اور شہرت کے لیے؛ بلکہ ساری جنگ اللہ کے کلمے کی سربلندی اور اللہ کی زمین پر اللہ کی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے ہے، اور اپنے اس شعار کو ان علاقوں میں عملی طور پر ثابت کر دیا ہے جو اس ریاست کی عملداری میں آئے ہیں۔

* دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کہ یہ ریاست واحد ریاست ہے جس کی کسی بھی طاغوتی حکومت یا طاغوتی تنظیم سے کوئی وابستگی نہیں اور نہ کوئی اسے ثابت کر سکتا ہے، دوسرے نام نہاد جہادی گروہوں کے برعکس، جو کبھی ضرورت اور مجبوری کے بہانے خودساختہ قوانین کا اطلاق کرتے ہیں، تو کبھی طاغوتی تنظیموں سے وابستگی ظاہر کرتے ہیں اور کبھی بعض طاغوتی ممالک کو اسلامی کہہ کر ان کے ساتھ خوشگوار تعلقات برقرار رکھتے ہیں۔

دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہیں کہ اس ریاست نے دین کی تمام شعبوں پر عمل کیا ہے، خواہ وہ دعوت ہو یا جہاد، علم ہو یا دیگر عبادات اور معاشرتی زندگی کا کوئی حصہ ہو۔

دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کہ اس ریاست نے امت کو بڑی گمراہیوں سے بچایا، امت مسلمہ پر اقوام متحدہ، عالمی برادری اور سلامتی کونسل جیسے بڑے کافر



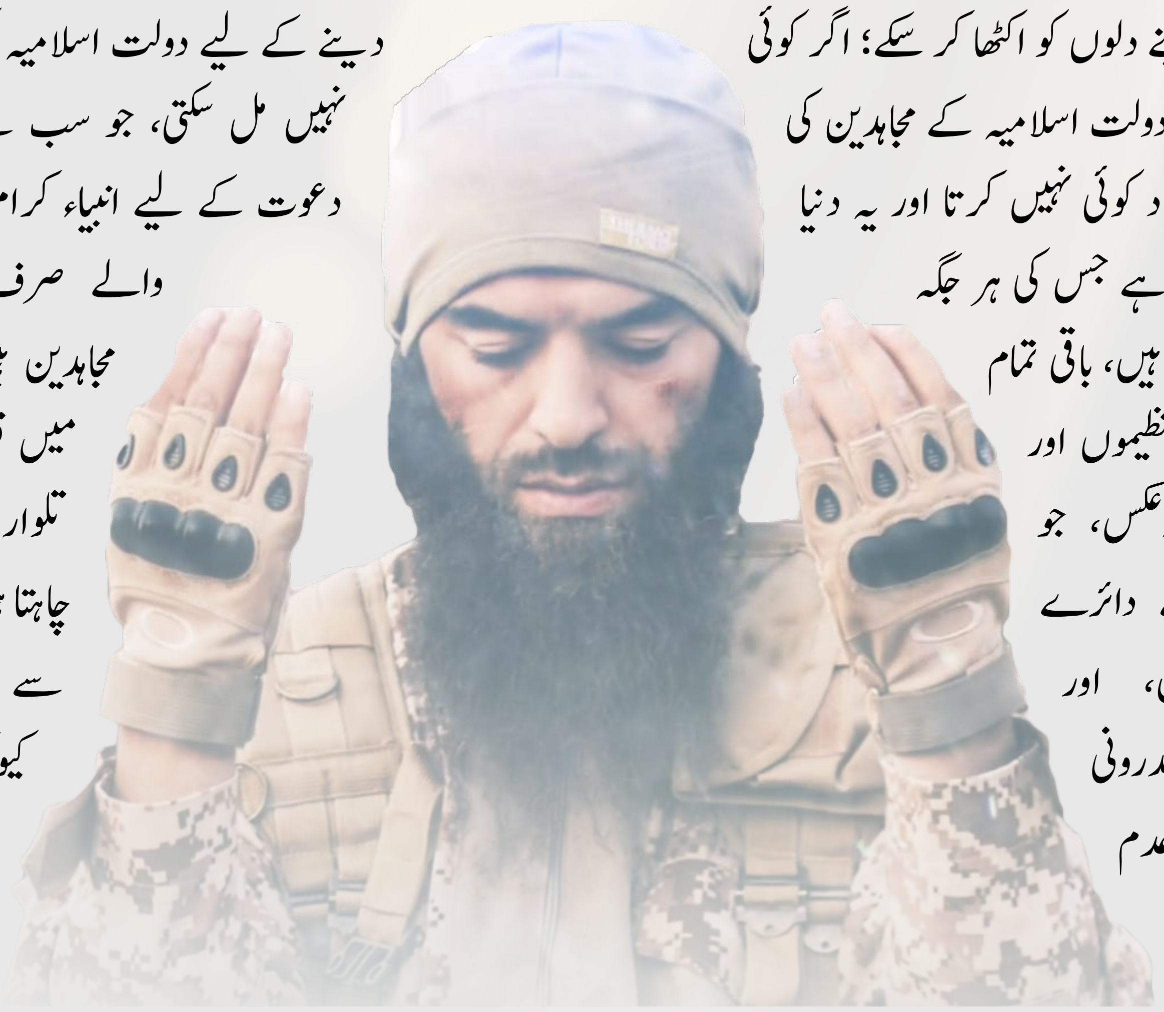
اداروں اور دیگر کافروں کے اصل چہرے آشکار کر دیئے؛ اور مسلمانوں کو ان تنظیموں کی بندگی سے ڈرایا؛ اسی طرح دولت اسلامیہ وہ ریاست ہے جس نے عوام کو موجودہ عالمی جاہلیت کے نظام کی حقیقت سے روشناس کرایا اور انہیں دکھایا کہ ان طاغوتی نظاموں کے ساتھ مل کر چلنا دنیا اور آخرت میں تباہی اور بربادی کا سبب ہے؛ اور آپ تب تک ایمان نہیں لا سکتے جب تک آپ اس عالمی اور طاغوتی نظام جاہلیت سے بیزار نہ ہو جاؤ۔

دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کہ یہ ریاست ایک امیر کی قیادت میں، ایک جھنڈے کے سائے میں، ایک نظام اور ایک عقیدے کی حامل امت مسلمہ کو اتحاد کی سمت لے جانے والی ہے؛ وہی امت جو کل تک ٹکڑوں میں بٹی ہوئی تھی، آج ان کے درد، غم اور خوشی ایک سمجھی جاتی ہے، مشرق کے مومنین مغرب میں اپنے مومن بھائیوں کا بدلہ لینے کے لیے کفار کو قتل کر رہے ہیں، اور مظلوم مومنوں کے دل کو ٹھنڈک پہنچاتے ہیں۔

دولت اسلامیہ کی صف کا انتخاب اس لیے ضروری ہے کہ امت مسلمہ کے لیے دولت اسلامیہ کے علاوہ کوئی دوسری جماعت نہیں جس پر اپنے دلوں کو اکٹھا کر سکے؛ اگر کوئی جہاد چاہتا ہے تو دولت اسلامیہ کے مجاہدین کی طرح مقدس جہاد کوئی نہیں کرتا اور یہ دنیا کی واحد ریاست ہے جس کی ہر جگہ اپنے لشکر موجود ہیں، باقی تمام قومی اور وطنی تنظیموں اور تحریکوں کے برعکس، جو وطن پرستی کے دائرے میں بند ہیں، اور دوسروں کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کے نام پر بین الاقوامی جہاد کو معطل کر دیتے ہیں؛ اگر کوئی علم چاہتا ہے تو دولت اسلامیہ کے علماء اور شیوخ کی طرح خالص دین کو کوئی بیان نہیں کر سکتا؛ آل سلول کے شیوخ تو ابن سلمان کے جادو میں بند ہیں اور اس دین کی طرف دعوت دیتے ہیں جو سعودی عرب کے حکمرانوں کی مرضی کے مطابق ہے، اسی طرح پاکستانی علماء کی اکثریت بھی علی ھذا القیاس، اگر کوئی ایک عالم حق بیان کرنے کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ بھی بہت سے مسائل کو چھپاتا ہے اور طواغیت کے خوف سے ظاہر نہیں کر سکتا۔

افغانستان کے علماء پر تو دیوبندیت اور تصوف کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا ہے اور باقی دینی امور کی تعلیم ممنوع قرار دی ہیں۔ اسی طرح باقی دنیا کو بھی دیکھ لیں آپ کو کوئی ایسی جگہ نہیں ملے گی جہاں کوئی عالم بلا خوف لوگوں کو دین کی مکمل تعلیم دے سکتا ہو؛ صرف دولت اسلامیہ کی ریاست ہے جس میں علماء اور شیوخ بغیر کسی تحریف، تغیر اور تبدیل کے لوگوں کو پورے دین کی وضاحت کر سکتے ہیں اور حق بات کہنے میں کسی بھی الزام لگانے والے کی تنقید سے نہیں ڈرتے؛

اگر کوئی دین اسلام کی طرف دعوت دینا چاہتا ہے تو اسے دعوت دینے کے لیے دولت اسلامیہ کی ریاست سے بہتر جگہ نہیں مل سکتی، جو سب سے بہتر دعوت ہو؛ اور دعوت کے لیے انبیاء کرام کی منہج پر عمل کرنے والے صرف دولت اسلامیہ کے مجاہدین ہیں، جن کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار ہے، اگر کوئی شریعت چاہتا ہو تو اسے دولت اسلامیہ سے بہتر جگہ نہیں مل سکتی، کیونکہ یہ واحد ریاست ہے جو مکمل اور سو فیصد شریعت کا نفاذ کرتی



ہے اور شریعت کے مدمقابل کسی کی پروا نہیں کرتی؛
اور اگر کوئی امت کے سلف اور خلفائے راشدین کے دور کی طرح زندگی گزارنا چاہتا ہو جس میں اس کی جان و مال، عزت، آبرو اور دین محفوظ ہو، تو وہ دولت اسلامیہ کے مقدس صف کا انتخاب کرے اور دنیا میں جنتی زندگی جو امن و امان، سکون اور اطمینان سے بھرپور ہو لطف اندوز ہو۔

لٰہذا ہمارا تمام مومن بھائیوں کے لیے یہ پیغام ہے کہ فتنوں کے اس دور میں مسلمانوں کی جماعت اور امام کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور ان کی اطاعت کے لیے جمع ہوں، کیونکہ یہ مسلمانوں کی وہ ریاست ہے جس میں آپ بہت سے فتنوں سے بچ جائیں گے اور ایمان بھی محفوظ رہے گا؛

دولت اسلامیہ کی صف میں اس لیے نہ آئیں کہ انتہائی کمزور ہے اور آپ کے آنے سے مضبوط ہو جائے گی، نہیں، یہ اللہ کا لشکر ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے گا؛ بلکہ اپنے ایمان اور عقیدے کی حفاظت کی خاطر اس ریاست کے ساتھ متحد ہوجائیں کیونکہ طواغیت آپ کو توحید کے عقیدے اور ایمان پر برقرار رہنے نہیں دیں گے، بلکہ وہ ایک نہ ایک بہانے سے آپ کے ایمان کو تباہ کرنے اور آپ کو کفر کے خیمے میں داخل کرنے کی کوشش کریں گے۔

و ما علينا الا البلاغ المبين.




ہمارا عقیدہ
اور منہج
(حصہ سوم)
الا الله
الله
رسول
محمد

پانچواں عقیدہ:-

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے ذات کے اعتبار سے عرش کے اوپر ہے، اور علم، قدرت ،تصرف اور سلطنت کے اعتبار سے ہر جگہ موجود ہے ۔

دلائل اس کے قرآن کریم کی سات آیتیں ہیں ۔

۱- سورہ الاعراف آیت نمبر ۵۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ.

ترجمہ: درحقیقت تمہارا ربّ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا۔

۲- سورہ یونس آیت نمبر ۳ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِى خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِى سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ۔

ترجمہ: بےشک تمہارا رب اللہ ہی ہے وہی جس نے زمین اور آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر عرش پر قائم ہوا۔

۳- سورہ الرعد آیت نمبر ۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى العَرش۔

ترجمہ: وہ اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جسے تم دیکھتے ہو، پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔

۴- سورہ طہٰ آیت نمبر ۵ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: الرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔

ترجمہ: رحمٰن ذات عرش کے اوپر ہے۔

۵- سورہ الفرقان آیت نمبر ۵۹ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : اۨلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى العَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا۔

ترجمہ: وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی سب چیزوں کو چھ دن میں پیدا کردیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوا وہ رحمان ہے، آپ اس کے بارے میں کسی خبردار سے پوچھ لیں۔

۶- سورہ السجدہ آیت نمبر ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى العَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے آسمان و زمین اور جو کچھ ان درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کردیا پھر عرش پر قائم ہوا تمہارے لیے اس کے سوا کوئی مددگار اور سفارشی نہیں، کیا اس پر بھی تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ۔

۷- سورہ الحدید آیت نمبر ۴ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى العَرْشِ ؕ يَعلَمُ مَا يَلِجُ فِي الاَرْضِ وَمَا يَخرُجُ مِنهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعرُجُ فِيهَا ؕ وَهُوَ مَعَكُمْ اَينَ مَا كُنتُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعمَلُوْنَ بَصِيرٌ .

ترجمہ: وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہوگیا، اور وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں داخل ہو جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسماں سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

یہ عرش کے متعلق قرآنی نصوص ہیں، اس کے علاوہ بے شمار احادیث میں عرش کا ذکر آیا ہے کہ اللہ

تعالیٰ کا عرش ہے اور وہ اس کا تخت سلطنت ہے اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہے جس طرح اس کے شان، جلال اور مقام کے لائق ہے کیفیت کا کسی مخلوق کو پتہ نہیں، اور یہ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ اس پر چند اہل علم کے اقوال ملاحظہ فرمائیں۔

١_الشيخ الأصبهاني اور أبو بكر البيهقي، يحيى بن يحيى سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا: كنا عند مالك بن أنس، فجاء رجل، فقال: يا أبا عبد الله {الرحمن على العرش استوى} كيف استوى؟، فأطرق مالك برأسه حتى علاه الرحضاء ثم قال: «الاستواء غير مجهول، والكيف غيرمعقول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة، وما أراك إلا مبتدعا، ثم أمر به أن يخرج۔

ترجمہ ؛ ہم امام مالک رحمہ اللہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور یہ آیت تلاوت کی (الرحمٰن علی العرش استوی) پھر کہا اے ابو عبداللہ اللہ تعالیٰ نے کیسے استوی کیا ہے ؟

امام مالک رحمہ اللہ نے اپنا سر ہلایا، یہاں تک کہ پورا جسم پسینے سے شرابور ہوا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کا استواء معلوم ہے، نامعلوم نہیں ہے، کیفیت عقل سے نہیں جانچی جا سکتی، ایمان اس پر واجب ہے، اس کیفیت کے بارے میں پوچھنا بدعت ہے اور میں تم کو بدعتی سمجھتا ہوں، پھر حکم کیا کہ اس بدعتی کو نکال دیں (مجلس سے).

٢_ الامام هشام بن عبيد الله الرازی، یہ محمد بن حسن ہیں جو «الری» کے قاضی تھے اس نے ایک آدمی کو جھمیہ کے عقیدے کی وجہ سے جیل میں ڈالا تھا، جب اس نے توبہ کیا تو ھشام کے پاس لایا گیا تاکہ اس کو آزاد کردے، اس قیدی نے کہا تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں میں نے توبہ کیا، پھر ھشام نے اس کا امتحان لیا اور کہا أتشهد أن الله على عرشه بائن من خلقه؟ فقال: أشهد أن الله على عرشه، ولا أدري ما بائن من خلقه. فقال: ردوه إلى الحبس، فإنه لم يتب۔

ترجمہ: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور مخلوق سے جدا ہے؟ تو اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے مگر نہیں جانتا کہ مخلوق سے جدا ہے۔

ھشام نے کہا اسے واپس جیل میں ڈال دو اس نے توبہ نہیں کیا۔

٣ - يحيى بن معاذ الرازی فرماتے ہیں: «إن الله على العرش بائن من الخلق، وقد أحاط بكل شيء علما، وأحصى كل شيء عددا، لا يشك في هذه المقالة إلا جهمي رديء ضليل، وهالك مرتاب، يمزج الله بخلقه، ويخلط منه الذات بالأقذار والأنتان۔

ترجمہ:- بےشک اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور مخلوق سے جدا ہے اور ہر چیز کو اپنے علم کے ذریعے احاطہ کیا ہے اور ہر چیز کی تعداد اس کے احاطے میں ہے، اس بات میں صرف جھمی، بے کار، گمراہ، ہلاک اور شک کرنے والے والا ہی شک کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے ساتھ اکٹھا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ گندگی اور نجاست کو اکٹھا کرتا ہے۔

٤_ امام ابو عیسیٰ ترمذی، اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتا ہے: «هو على العرش كما وصف فى كتابه و علمه و قدرته و سلطانه فى كل مكان»

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے جیسا کہ اس

نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے؛ اور علم، قدرت اور بادشاہت کے اعتبار سے ہر جگہ پر ہے۔

۵_ امام ابو زرعہ الرازی، سے (الرحمن علی العرش استوی) کی تفسیر کے متعلق پوچھا گیا آپ نے فرمایا:

« تفسیره کما تقراء، هو علی العرش، و علمه فی کل مکان، من قال غیر هذا فعلیه لعنت الله.

ترجمہ: تفسیر یہی ہے جس طرح تم پڑھتے ہو وہ عرش کے اوپر ہے اور اس کا علم ہر جگہ موجود ہے، اور جس نے اس کے سوا کچھ اور کہا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

۶_ الإمام عبد الله بن المبارك، سے کسی نے پوچھا : يا أبا عبد الله إني أكره الصفة ـ عنى صفة الرب ـ فقال له عبد الله بن المبارك «أنا أشد الناس كراهة لذلك، ولكن إذا نطق الكتاب بشيء قلنا به، وإذا جاءت الآثار بشيء جسرنا عليه»

ترجمہ: اے ابو عبداللہ مجھے یہ صفت بیان کرنا اچھا نہیں لگتا (یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت بیان کرنا) عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا میں خود بھی ہر کسی سے زیادہ ناپسند کرتا ہوں، لیکن جب قرآن اس کو بیان کرتا ہے تو ہم بھی بیان کرتے ہیں اور جب حدیث میں بیان کرنا آتا ہے تو ہم اس پر دلیر ہو جاتے ہیں، اور اس طرح عبد اللہ بن احمد نے بھی صحیح سند کے ساتھ ابن مبارک سے نقل کیا ہے کسی نے پوچھا: بماذا نعرف ربنا؟ قال: «بأنه فوق سماواته على عرشه بائن من خلقه،

ولا نقول كما تقول الجهمية: أنه ههنا في الأرض»

ترجمہ: ہم اپنے رب کو کیسے پہچانیں گے ؟ فرمایا ایسا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے اور مخلوق سے جدا ہے اور ہم ایسا نہیں کہتے جیسا کہ جہمیہ کہتے ہیں کہ وہ یہاں زمین پر ہے۔

۷_ الإمام محمد بن إسحاق بن خزيمة، فرماتے ہیں:

«من لم يقل: إن الله فوق سماواته على عرشه بائن من خلقه، وجب أن يستتاب، فإن تاب وإلا ضربت عنقه ثم ألقي على مزبلة، لئلا يتأذى بنتن ريحه أهل القبلة، ولا أهل الذمة»

ترجمہ: جس نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے اور مخلوق سے علیحدہ ہے تو اس سے توبہ کی طلب واجب ہے اور اگر توبہ سے انکار کرے تو اس کی گردن ماری جائے پھر اس کو گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا جائے تاکہ مسلمان او ذمی اس کی بدبو سے تکلیف مند نہ ہو ۔

۸_ الإمام عبد الرحمن بن مهدي، فرماتے ہیں:

«أصحاب جهم يريدون أن يقولوا: إن الله لم يكلم موسى، ويريدون أن يقولوا : ليس في السماء شيء، وإن الله ليس على العرش، أرى أن يستتابوا، فإن تابوا وإلا قتلوا»

ترجمہ: جہم کے ساتھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کیساتھ باتیں نہیں کی ہیں، اور کہتے ہیں کہ آسمان میں کوئی چیز نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ عرش پر نہیں ہے، میری رائے ہے کہ ان سے توبہ کا مطالبہ کیا جائے اگر توبہ کیا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو قتل کیا جائے »

۹_ امام ابن ابی زمنین، فرماتے ہیں: ومن قول أهل السنة: إن الله عز وجل خلق العرش واختصه بالعلو والارتفاع فوق جميع ما خلق، ثم استوى عليه كيف شاء، كما أخبر عن نفسه في قوله تعالى

{الرحمن على العرش استوى} وقوله تعالى: {ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في الأرض}.

ترجمہ: اہل سنت کا قول ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے عرش پیدا کیا ہے اور اس کو تمام مخلوقات سے اوپر اور بلند کیا ہے، پھر عرش پر مستوی ہوئے جس طرح اس نے اپنے بارے میں خبر دی ہے اپنے اس قول میں (رحمان ذات عرش پر مستوی ہے) اور اس قول میں جس میں فرماتا ہے (پھر عرش پر مستوی ہوا، وہ علم رکھتا ہے اس چیز پر جو زمین میں داخل ہوتا ہے)

علامہ مفسر قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وقد كان السلف الأول لا يقولون بنفي الجهة ولا ينطقون بذلك، بل نطقوا هم والكافة بإثباتها لله تعالى كما نطق كتابه وأخبرت رسله. ولم ينكر أحد من السلف الصالح أنه استوى على عرشه حقيقة، وخص العرش بذلك لأنه أعظم مخلوقاته، وإنما جهلوا كيفية الاستواء فإنه لا تعلم حقيقته، قال مالك :: الاستواء معلوم- يعني في اللغة- والكيف مجهول، والسؤال عن هذا بدعة، وكذا قالت أم سلمة، وهذا القدر كاف، ومن أراد زيادة عليه فليقف عليه في موضعه من كتب العلماء، والاستواء في كلام العرب هو العلو والاستقرار»

ترجمہ: اور سلف صالحین (صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین) اللہ تعالیٰ سے جہت کی نفی نہیں کرتے تھے اور نہ ایسے الفاظ پر تلفظ کرتے تھے بلکہ وہ سب اس کا اثبات کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے لیے، جس پر قرآن نے تصریح کی ہے اور رسولوں نے خبر دی ہے اور سلف صالحین میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا کہ اللہ تعالیٰ حقیقتاً عرش کے اوپر ہے اور عرش کو اس لیے خاص کیا ہے کہ یہ من جملہ تمام مخلوقات سے بڑا ہے اور جنہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا ہے وہ استواء کی کیفیت کے بارے میں ہے کیونکہ اس کی حقیقت معلوم نہیں جس طرح امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہے «استواء معلوم ہے یعنی لغت میں اور کیفیت مجہول ہے اور اس کے بارے میں پوچھنا بدعت ہے اسی طرح ام سلمہ نے بھی فرمایا ہے۔

یہاں پر یہی بحث اندازاً کافی ہے کوئی اس بارے میں مزید معلومات چاہتا ہو تو اس موضوع کو اہل علم کی کتابوں میں تلاش کرے، استواء عربوں کے کلام میں اوپر ہونے، اور قرار پکڑنے کو کہتے ہیں (تفسیر قرطبی ۷/۲۳۰)

چھٹا عقیدہ:

ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر رات کو، تہائی رات گزرنے کے بعد عرش سے آسمان دنیا پر اترتا ہے اور صبح صادق تک اسی آسمان پر ہوتا ہے، دلیل اس پر وہ حدیث ہے جو صحیحین اور احادیث کی معتبر کتابوں میں مذکور ہے؛ صحیح مسلم کے الفاظ درج ذیل ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتا ہے اور فرماتا ہے «هل من مستغفر؟ هل من تائب؟ هل من سائل؟ هل من داع؟ حتى ينفجر الفجر۔»

ترجمہ: ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا ؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا ؟ ہے کوئی مانگنے والا ؟ ہے کوئی دعا کرنے والا ؟ یہاں تک کہ صبح ہو جائے۔ (صحیح مسلم، باب : الترغيب فى الدعاء والذكر فى آخر الليل، والاجابت فيه، حديث نمبر ۸۵۷، و صحيح البخارى باب : الدعاء فى الصلاة من آخر الليل، حديث نمبر ۵۴۱۱)

طواغیت کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالو!



اے گمنام سرفروشو!

اے خراسان کے مومن گھرانو! مجاہدین، مناصرین، اور دولت اسلامیہ کے وفادار مؤحدین۔

کیا آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کے مقدس فریضے میں حصہ لیں، لیکن مجاہدین کے ساتھ کسی قسم کا کوئی رابطہ یا تزکیہ نہیں رکھتے؟ تو غمگین نہ ہوں کیونکہ اب آپ ہر جگہ اسلام کے دشمنوں پر حملہ کر سکتے ہیں، اور قتال کا مقدس فریضہ انجام دے سکتے ہیں، اور آپ کی بیعت خلافت اسلامیہ کو قبول ہے، آپ ہم میں سے ہو اور ہم آپ میں سے!

مرتدین کے ان اہداف کو نشانہ بنانے کی کوشش کریں جو آسانی سے اور کم پیسوں سے تباہ ہو جائیں اور آپ کی شناخت بھی پوشیدہ رہے۔

پیٹرول اور ڈیزل کی بوتل لے کر **مرتدین کی گاڑیوں کو آگ لگائیں**، ماچس کی ایک تیلی سے **مرتدین کی پکی ہوئی فصلوں کو جلا دیں**، اور ان کے کاروبار کو ایک عادی وسیلے کی بدولت صفر سے ضرب دیں۔

تیزاب کی ایک بوتل لے کر **ان کے باغوں کے درختوں کو خشک کریں**، زہر کی ایک بوتل سے **ان کے جانوروں کو مار ڈالیں**، مختصر یہ کہ آپ کا ہر عمل اللہ کی راہ میں جہاد ہے، جس میں اسلام کے دشمنوں کو کاری ضرب پہنچتا ہو۔

کفار اور مرتدین کے **ہر سرکاری ادارے کے ہر ملازم کو نشانہ بنائیں**، اگرچہ وہ ایک **سرکاری ڈاکٹر، سرکاری استاد یا ٹریفک والا کیوں نہ ہو**، یہی لوگ تو طواغیت کے ہاتھ اور پاؤں ہیں، ان کو کاٹ دو گے تو طواغیت خود بخود گر جائیں گے۔

یہی ایک فیصلہ کن جنگ ہے، اگرچہ آپ کو ایک عادی جنگ معلوم ہوتی ہو، لیکن یہ دشمن کے لیے بہت تکلیف دہ، پریشان کرنے والا اور خوفناک جنگ ہے، کفار اور مرتدین کے مال اور خون ہدر ہیں، اسی لیے ہر طرح سے ان کے املاک کو تباہ کریں، یا ان سے مال لے کر ان کا خون بہائیں۔

تو اے گمنام سپاہی! اٹھو، اور خراسان کے اندر مرتد طالبان اور نجس پاکستانی مرتدین سے بدلہ لو اور انہیں تکلیف پہنچا کر، قتل کر کے اپنے رب کو راضی کرو، اور اگر بیرون ملک میں ہو تو جان لو کہ وہاں رہنے والے تمام کفار حربی ہیں، جس طریقے اور جس حالت میں تمہارا ان پر بس چلے، تو موقع ضائع نہ کرو اور انہیں قتل کر کے امت اسلامیہ کا انتقام لو!

العزائم
مؤسسة العزائم الإعلامية